النَّاسِخُ وَالمَنْسُوخُ فِي القُرآنِ

قرآن میں ناسخ و منسوخ

تصنیف لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

وَجہِ تألیف

قُرآنِ مَجید للہ تعالیٰ کا کلام ہے، تو صاحبِ کلام کی طرح اُس کا کلام بھی عظیمُ الشّان (نہایت بلند مرتبہ) ہے، جس کے سمجھنے کے لیے بہت بڑے علم و فہم والے بھی خود کو کوتاہ اندیش (کم فہم) سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ دورِ حاضر میں ہر کوئی دو چار اُردو کی کتابیں پڑھ کر "مفسرِ قرآن" بن بیٹھتا ہے۔ پھر اپنی کوتاہ اندیشی کے باوجود بہت بڑے اَئمّہ و مشائخ اور عُلمائے مُحقّقین (تحقیق کرنے والے) و مُفسّرین کاملین (کامل تفسیر کرنے والے) کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے۔ کلامِ الٰہی کی ہر بحث بحرِ بیکراں (ناختم ہونے والا سمندر) ہے، اور الحمدُ للہ علمائے اہلِ سنّت، متقدّمین (پہلے گزرنے والے) و متأخّرین (بعد میں آنے والے) نے کسی بحث کو تشنۂ تکمیل (ادھورا) نہیں چھوڑا۔ فقیر اپنی اس تصنیف میں بحُکمِ مبلغِ اسلام حضرتِ علّامہ سیّد حمزہ علی شاہ صاحب قادری مدّظلّہ، خطیب جامع مسجد عالمگیر کراچی، کے حکم سے ناسخ و منسوخ کی تفصیل و تحقیق عرض کرنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے بڑے بڑے خود کو محقّق کہلانے والے ناسخ و منسوخ سے بے خبری کی وجہ سے ہزاروں ٹھوکریں کھاتے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے بد مذہبوں نے اس بحث کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل انکار صرف یہود و نصاریٰ اور مُلحِدین، بے دین (دین کے منکر) اور منکرینِ اسلام کو تھا، اب مدّعیانِ اسلام (اسلام کا دعوی کرنے والے) بھی اس کا انکار کرنے لگ گئے ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُون

اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ لگائیے کہ ہمارے اسلاف (گذشتہ بزرگ) ائمّہ کرام فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ بغیر ناسخ اور منسوخ کی پہچان کے للہ کی کتاب کی تفسیر کرے۔ حضرت علی نے ایک آدمی سے پوچھا: أَتَعْرِفُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ قَالَ: لَا قَالَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ [1]

ترجمہ: کیا تجھے ناسخ و مَنسُوخ (آیات) کی پہچان ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو حضرت نے فرمایا: هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ کہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی تو نے ہلاک کیا۔

فائدہ: اسی طرح کا واقعہ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنھما کا ایک واعظ (نصیحت کرنے والے) کے سامنے پیش آیا، تو آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت علیؓ نے فرمایا۔[2] (رسالہ ابنِ حزم، اِتقان در رسالہ ابنِ حزم بر تفسیرِ ابنِ عبّاس، صفحہ ۳۰۸)

فائدہ: دَورِ حاضر میں اکثر نہ صرف عُلماء، بلکہ خود کو محقّق کہلوانے والے اور ڈاکٹر و پروفیسر اور وُکلاء (قانون دان) تو خصوصیّت (خاص کر) اس ہلاکت و تباہی کا نشانہ ہیں کہ ان غریبوں کو ناسخ و منسوخ کا اکثر حصہ غیر معلوم (معکوم نہیں) ہے بلکہ اکثر بیچارے اس قیمتی (بیش قیمت) علم سے محرومی کی وجہ سے نسخ (آیات کی منسوخی) کا انکار ہی کر دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

حکایت: حضرت سعید بن ابو الحسن کی ابو یحییٰ سے ملاقات ہوئی۔ ابو یحییٰ چوٹی (اعلیٰ درجے کے) کے مُقرّر (خطیب) اور لچھے دار (دل فریب) تقریر میں مشہور تھے۔ (انہوں نے) حضرت سعید سے کہا": اے سعید! مجھے دیکھ لو، غور سے دیکھ لو، میں وہی ہوں، کہ ایک بار مجھ پر سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ہوا۔ میں کوفہ میں تقریر کر رہا تھا۔ مجھ سے پوچھا: 'تو کون ہے'؟ میں نے عرض کی: 'ابو یحیی۔' آپ نے فرمایا: 'تو دعویٰ کرتا ہے کہ: میں ایسا ہوں، ویسا ہوں،

1-:(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 66، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

(الناسخ والمنسوخ لابن حزم،ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

2-:(الناسخ والمنسوخ لابن حزم،ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

وغیرہ۔ لیکن مجھے یہ تو بتا: کیا تجھے ناسخ و منسوخ (آیات) کا علم ہے"؟ میں نے نفی (انکار) میں جواب دیا۔ تو آپ نے فرمایا: هَلَكتَ وَأَهلَكتَ یعنی تو نے خود کو ہلاک کیا، دوسروں کو بھی تباہ و برباد کیا۔ فَمَا عُدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَقْضِي عَلَى أَحَدٍ[3]

ترجمہ: اس کے بعد میں نے کوئی تقریر نہیں کی، اور فرمایا: "میرے لیے یہی بہتر ہے۔ (رسالہ ابن حزم)

فائدہ: رسالہ ابنِ حزم میں ہے کہ حضرتِ سیدنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

سُئِلَ حُذَيْفَةُ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا يُفْتِي أَحَدُ ثَلَاثَةٍ: مَنْ عَرَفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ، قِيلَ: وَمَنْ يَعْرِفُ ذَلِكَ؟ قَالَ: عُمَرُ، أَوْ سُلْطَانٌ لَا يَجِدُ مِنْ ذَلِكَ بُدًّا، أَوْ رَجُلٌ مُتَكَلِّفٌ.[4]

ترجمہ: کہ دریافت کیا گیا (سوال کیا گیا) حضرتِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز (مسئلہ) کے بارے میں، تو آپ نے فرمایا: تینوں (تین قسم کے افراد) میں سے کوئی ایک ہی فتویٰ دے سکتا ہے:

۱۔ جو ناسخ و منسوخ (منسوخ و باقی آیات) جانتا ہے۔ عرض کی گئی: وہ کون ہے؟ فرمایا: عمر۔ ۲۔ یا سلطان (بادشاہ)۔ ۳۔ (یا وہ شخص جو) اس فنِ ناسخ و منسوخ کا ماہر ہو۔[5] (رسالہ ابنِ حزم)

فائدہ: یہ میری بدگمانی نہیں (بلکہ) حقیقت ہے کہ (آج کل) اکثر مفتی حضرات ناسخ و منسوخ کے فن سے فارغ (بے علم) ہیں، اس لئے کتبِ فتاویٰ سے کماحقّہ (جیسے چاہیے) اخذِ بیانی (صحیح استنباط) نہیں کر سکتے، اور فتویٰ دینے یا لکھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ (کاش! آج علیُّ المُرتضی (ہمارے درمیان) ہوتے)

حکایت: حضرت امام القاضی محمد بن عبد اللہ بن علی العامری الإسفرائي رحمہ اللہ عنہ اپنے رسالہ الناسخ والمنسوخ میں لکھتے ہیں کہ: سیدنا علیُّ المُرتضی جامع مسجدِ کوفہ میں تشریف لے گئے۔ ایک آدمی کو دیکھا کہ اسے لوگوں نے گھیرا ہوا ہے، اور اس سے آیاتِ قرآنیہ (قرآنی آیات) کی تفسیر کے سوالات کر رہے ہیں، اور وہ انہیں تفسیری جوابات دے رہا ہے۔ اور وہ (شخص) سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شاگرد تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: أَتَعرِفُ الناسِخَ والمَنسُوخَ مِن القُرآن؟ یعنی کیا تُو قرآن کا ناسخ و منسوخ جانتا ہے؟ عرض کی: "نہیں۔" تو آپ نے فرمایا: هَلَكتَ و أَهلَكتيعني: تو خود بھی ہلاک ہو گیا اور دوسروں کو بھی ہلاک کر رہا ہے۔ اس کے بعد (فرمایا): فَأَخَذَ أُذُنَيْهِ فَفَتَلَهُمَا فَتْلًا شَدِيدًا، فَقَالَ لَهُ: لَا تَقْصَ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا بَعْدُ.[6]

ترجمہ: پھر آپ نے اس کے دونوں کان پکڑ کر انہیں سختی سے مروڑا اور فرمایا: آئندہ ہماری اس مسجد میں وعظ نہ کرنا۔

حکایت: یونہی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایک ایسے شخص کو وعظ (نصیحت) اور تفسیرِ قرآن سے روکا جو ناسخ و منسوخ سے بے خبری کا اظہار کر رہا تھا۔

---

[3]:(الناسخ والمنسوخ لابن حزم،ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

[4]:(الناسخ والمنسوخ لابن حزم،ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

[5]:(الناسخ والمنسوخ لابن حزم،ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

[6]:(جامع العلوم، الملقب بـ «دستور العلماء في اصطلاحات العلوم والفنون، بتصريح شافٍ وتوضيح وافٍ»، 3/ 357، مطبعة دائرة المعارف النظامية)

تاکید برائے نسخ

حضرت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَعِظَ النَّاسَ وَيُفَسِّرَ الْقُرْآنَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَالِمًا بِالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ[7]

ترجمہ: کسی کو (کے لیے) جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو وعظ سنائے یا قرآن کی تفسیر کرے، سوائے اس کے جو جاننے والا ہو علم ناسخ و منسوخ کا (جب تک ناسخ و منسوخ کا عالم نہ ہو جائے)۔

فائدہ: یہ واقعات لکھ کر حضرت الامام القاضی محمد بن عبد اللہ الإسفرائي رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وَلَا يُخَالِفُ لِهَؤُلَاءِ الصَّحَابَةِ، فَصَارَ ذَلِكَ إِجْمَاعًا مِنْهُمْ، أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ وَيَعِظَ النَّاسَ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَعْرِفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ.

ترجمہ: ایسے جلیلُ القدر (بزرگ مرتبہ والے) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی مخالفت جائز نہیں، اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا اجماع (اتفاقِ رائے) ہے کہ ناسخ و منسوخ کے علم کے بغیر کسی کو جائز نہیں کہ وہ قرآن کی تفسیر بیان کرے یا وعظ و تقریر کرے۔

مسئلہ: ان تصریحات و حکایاتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ ہر مفسر و دیگر اہلِ علم کو ناسخ و منسوخ کا علم حاصل کرنا واجب (لازمی) ہے۔ اگر کوئی (اس علم کے بغیر) قرآنِ مجید کی تفسیر یا قرآنی احکام بیان کرے تو وہ مجرم (قصوروار) ہے۔ اس فن کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ زیادہ نہ سہی جو تصانیف اس موضوع میں مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ہیں ان میں سے کسی (ایک) کا مطالعہ کرکے اس کے قوانین و وسائل اور اصول و احکام خوب یاد کرے۔

چند اہم تصانیف: ۱۔ الإتقان للسُیوطی ، باب الناسخ والمنسوخ۔ ۲۔ تفسیرِ احمدی، پارہ:۱۔ ۳۔ رسالہ ابنِ حزم۔ ۴۔ رسالہ قاضی محمد بن عبد اللہ اسفری۔ ایسے ہی دوسری تفاسیر، خصوصاً زیرِ آیت "مَا نَنْسَخْ ۔۵۔ تصنیف اُویسی "القول الراسخ فی تحقیق المنسوخ والناسخ"۔ ۶۔ قصیدہ نسخیہ للسُیوطی مع شرح اُویسیہ۔ اور مندرجہ ذیل علمائے کرام نے اپنی تصانیف میں محقّقانہ اَبحاث لکھی ہیں:

۱۔ ابو عبیدہ قاسم بن سَلّام۔ ۲۔ ابو داؤد سجستانی۔ ۳۔ ابو جعفر نَحّاس۔ ۴۔ ابنُ الأنباری المکّی۔ ۵۔ ابو بکر ابن العربی المالکی وغیرہم رَحِمَھُمُ اللہ تعالیٰ۔

حضرت امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃُ اللہ علیہ "اتقان" کی نوع نمبر ۴۷، جلد دوم میں لکھتے ہیں کہ اس موضوع پر بے شمار علمائے کرام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ بہر حال، اہلِ علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ناسخ و منسوخ کی بحث کو خوب سمجھے، تاکہ اسلام بیان میں کرنے میں غلطی نہ ہو۔[8]

اسلاف اور علمُ النّسخ

دورِ سابق میں نسخ کے موضوع سے اتنا دلچسپی تھی کہ خواتین تک کو اس فن میں مہارتِ کاملہ حاصل تھی، یہاں تک کہ ایسی خواتین بہت بڑے ائمہ کو تحقیق کے میدان میں پیچھے چھوڑ دیتی تھیں۔

حکایت: حضرت امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ہبۃ اللہ بن سَلامَہ الضریر رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ (سورۂ دہر، آیت 8، پارہ 29)

7:-(جامع العلوم، الملقب بـ «دستور العلماء في اصطلاحات العلوم والفنون، بتصريح شافٍ وتوضيح وافٍ»، 3/ 357، مطبعة دائرة المعارف النظامية)

8:-(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 66، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

(اس آیت) میں، آخری لفظ 'أَسِيرًا' (قیدی) حکماً منسوخ ہے، اور اس سے مشرکین کا اسیر (جنگی قیدی) مراد ہے۔

اس پر آپ کی صاحبزادی نے کہا: بابا! آپ نے صحیح نہیں فرمایا، اس لیے کہ اجماعُ المسلمین (تمام امت کا متفقہ فیصلہ) ہے کہ "جنگی قیدی اگرچہ کافر و مشرک ہو اس کو کھانا کھلانا چاہیے، اسے بھوکا چھوڑنا بُرا (عمل) ہے"۔ امام عبد اللہ رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: صَدَقْتِ بیٹی! تُو نے سچ کہا۔[9] (الاتقان فی علوم القرآن)

غور فرمایئے کہ خاتون کو علمِ ناسخ و منسوخ میں کتنی مہارت (حاصل) تھی کہ ایک بہت بڑے امام، اور وہ بھی اپنے والدِ گرامی کو ٹوک دیا اور امام ہبۃ اللہ کی حق شنوائی کو بھی داد دینی چاہیے کہ بیٹی کے غلطی کی نشاندہی پر تحسین و آفرین (تعریف و شاباش) فرمائی۔ اس سے دَورِ حاضر کے بعض علماء کو سوچیں کہ وہ کس زَعم (گمان) میں ہیں، کہ حق بات پر اگر ٹوکا جائے تو نہ صرف ناراض ہو جاتے ہیں بلکہ زندگی بھر ٹوکنے والے کے جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ نہ صرف خود، بلکہ اپنے تمام لاؤلشکر (ساتھیوں، پیروکاروں) کا سارا زور ٹوکنے والے کے خلاف لگا دیتے ہیں۔

فائدہ: اس قسم کے بے شمار واقعات دورِ سابق میں پائے جاتے ہیں کہ جن میں ناسخ و منسوخ سے بے خبر افراد کی خوب سرزنش (ڈانٹ ڈپٹ) کی گئی، بلکہ اس کی لاعلمی کے اظہار پر اسے وعظ و تقریر اور فتویٰ نویسی (فتویٰ لکھنے کا عمل) و دیگر اہم عہدوں (مناصب، مقامات) سے ہٹا دیا جاتا تھا۔ دورِ حاضر کی لاأُبالی (غیر ذمہ دار) اور آزاد خیالی کی زَبُوں حالی (کمزوری، خستہ حالی) زوروں پر ہے، کہ اردو کی دو چار کتابیں پڑھ لینے پر، وہ رازی و غزالی جیسے ائمہ کو تصور تک میں نہیں لاتا، قدرت بھی ایسے لوگوں کو رسّہ دیتی ہے کہ وہ مالی وفرت (خوشحالی) اور جاہلوں کی اقتداء کی کثرت (بے علم لوگوں کی پیروی کا ہجوم) سے نوازا جاتا ہے۔ ہر اہلِ حق کو عُسرت (تنگی، مشکلات)، تنگدستی اور وسائل کی کمی میں ڈالا جاتا ہے، تاکہ باطل اور حق دونوں کا امتحان ہو۔ پھر قدرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ کچھ ہی دنوں میں باطل مٹ جاتا ہے، اور اہلِ حق کا بول بالا رہتا ہے، اور قیامت تک رہتا ہے۔ کچھ آج کل ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ فقیر کا ذاتی مشاہدہ: فقیر کو بیرونِ ملک جانا ہوا، تو کسی نے طعنے کے طور پر کہا" : تم آئے ہو، کسی نے سونگھا تک نہیں، فلاں صاحب تشریف لائے، ان کی خوب آؤ بھگت (عزت و تکریم) ہوئی، درجنوں پروفیسرز، ڈاکٹرز بلکہ بڑے بڑے افسروں نے ان کے لیے آنکھیں بچھائیں، اور دعوتیں دیں وغیرہ" ... فقیر نے کہا: یہی شکایت مجھے بھی ہے، لیکن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد پڑھ کر تسلی کرتا ہوں، جنہوں نے فرعون کے ٹھاٹھ باٹھ (شان و شوکت) کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ (سورہ یونس:88)

ترجمہ: اے رب ہمارے! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں (رہنماؤں) کو آرائش (زینت) اور مال دنیا کی زندگی میں دئے۔ اے ہمارے رب! یہ سب کچھ اس لیے دیا کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو بہکائیں۔

اللہ تعالیٰ نے (حضرت) موسیٰ علیہ السّلام کو تسلی (اطمینان) دی کہ صبر کیجئے، ایک مدت کے بعد فرعون کا تمام سرمایہ تمہیں عطا ہو گا۔ فقیر نے عرض کی: میں بھی موسیٰ علیہ السّلام کی اتباع کرتا ہوں۔

بہر حال فقیر نے یہ رسالہ، علمائے کرام کے لیے خصوصاً اور عوام و طلباء کے لیے عموماً تحقیقی طور پر لکھا ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے علمی اضافہ فرمائیں۔ خدا کرے فقیر کی یہ کاوش (محنت) بارگاہِ حق میں قبول ہو، اور ناشر و فقیر (دونوں) کے لیے توشۂ راہ (آخرت کا زادِ راہ) بن جائے۔ آمین۔

اس رسالے کی ترتیب، تدوین (ادارتی کام) اور دلکش اشاعت کا سہرا "سیرانی کتب خانہ" کے سر ہے۔

9-:(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 79، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاولپور، پاکستان

مقدمہ

صرف قرآنِ مجید کے الفاظ کا ترجمہ پڑھنے کا نام قرآن فہمی (قرآن کو سمجھنا) نہیں، اس طرح سے تو بعض اوقات انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ خود قرآنِ پاک کا اعلان ہے: يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا (البقرۃ:26)

ترجمہ: اللہ گمراہ کرتا ہے اس (قرآن) سے بہت ساروں کو، اور ہدایت کرتا ہے اس (قرآن) کے ذریعے بہت ساروں کو۔

فائدہ: اسی لیے ضروری ہے کہ اس کے سمجھنے سے پہلے علومِ اسلامیہ (اسلامی علوم) کو مکمل طور پر سمجھ لینا چاہیے، ورنہ قرآنِ مجید سے ہی گمراہ ہو جانا بعید نہیں۔ حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ "علمِ تفسیر" قرآن فہمی کے لیے پڑھنا واجب (لازمی)، اور علمِ تفسیر کو (بخوبی) سمجھنے کے لیے پندرہ علوم کا حفظ (یاد رکھنا) لازم ہے۔ ان پندرہ علوم کی تفصیل و تحقیق فقیر نے، احسن البیان فی اصول تفسیر القرآن، جلد اول میں لکھ دی ہے۔ ناسخ و منسوخ کی مناسبت سے عرض ہے کہ قرآنی آیات دو قسم پر ہیں:

۱۔ محکم[10] ۲۔ متشابہ[11]

اور ان دونوں کی تصریح و تشریح (واضح وضاحت) قرآنِ مجید نے خود بیان بتائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ (پارہ3، آلِ عمران:7)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری، اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں، وہی کتاب کی اصل (یعنی بنیاد) ہیں، اور (کچھ) دوسری آیات وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ (شبہ) ہے۔

یعنی آیاتِ (قرآنی) دو قسم (کی) ہیں: ۱۔ متشابہات ۲۔ محکمات

یہی آیات عوام کے احکام سے تعلق رکھتی ہیں، اسی لیے انہیں "اُمُّ الکتاب" (کتاب کی اصل) کہا گیا ہے۔

فائدہ: امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ اس تقسیمِ قرآنی (قرآنی تقسیم) کی مزید وضاحت (کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ آیاتِ قرآنیہ کی تین قسم ہیں:

۱۔ مُطلقاً مُحکَم[12] ۲۔ مُطلقاً مُتَشابِہ[13] ۳۔ مِن وَجہٍ مُحکَم، و مِن وَجہٍ مُتَشابِہ[14]

10۔: وہ آیات جن کے معنی واضح اور صاف ہوں۔ (واضح، مضبوط، ناقابلِ تاویل)۔ ط ضیائی

11۔: وہ آیات جن کے معنی میں اشتباہ یا کئی پہلو ہوں۔ (ایسی آیات جن کی مراد فوری نہ سمجھ آئے) ط ضیائی

12، (یعنی بالکل واضح اور حتمی فیصلہ دینے والی آیات) ط ضیائی

13۔ بالکل غیر واضح یا صرف اللہ کے علم میں ہونے والی آیات۔ ط ضیائی

14۔ کچھ آیات بعض پہلوؤں سے واضح اور بعض پہلوؤں سے مشتبہ ہوتی ہیں۔ ط ضیائی

اللہ تعالیٰ کی صفات کی آیات، متشابہ کی قسم میں داخل ہیں۔ مثلاً:نَفْس(جان)، عَيْن(آنکھ)،يَد(ہاتھ)،السَّاق(پنڈلی)،الجَنْب(پہلو)،القَرِيب (قریب)،محی(زندہ کرنے والا)، عِنْد (نزدیک)،معيّت وفَرَاغَت(فارغ ہونا)،وغیرہ۔

اسی طرح سورتوں کے اَوائل (شروع میں آنے والے) یعنی حروفِ مُقَطّعات بھی متشابہ میں داخل ہیں مثلا:الم،المص،الر،حم،وغیرہ۔اگرچہ مُفسّرین نے ان کے کچھ معانی بتائے ہیں بلآخر فیصلہ یہی فرمایا:اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَم۔(اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں)

اس بحث کو فقیر نے "إزالة الشبهات في الآيات المتشابهات" میں تفصیل و تحقیق سے عرض کر دی ہے۔

فائدہ: نسخ کو متشابہات سے کوئی تعلق نہیں(بلکہ)اس کا تعلق صرف آیاتِ محکمات سے ہے،اور وہ بھی چند قوانین و شرائط کے مطابق، جن کی تفصیل و تحقیق ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

نسخ کی لغوی تحقیق

نَسْخ(لغوی طور پر) کئی معانی میں آتا ہے:

۱۔**تحویل:** اس کی مثال میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جیسے حوادیث کا تناسخ (یعنی حادثات و احوال کا منسوخ ہونا)، ایک شخص سے دوسرے شخص کی جانب تحویلِ میراث(میراث کی منتقلی)۔

۲۔**ازالہ:** یعنی زائل کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:فَيَنْسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِي ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ (ٱلحج: 52)

ترجمہ: تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے۔

سوال: مالفرق بين الإزالة والتحويل؟ یعنی ازالہ اور تحویل میں کیا فرق ہے؟

جواب: ازالہ کہتے ہیں": شے کی حقیقت کو مٹا دینا۔" اور تحویل کہتے ہیں کہ ایک شے کی حقیقت کو بحال رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا"۔ یہ دو طریقوں پر(ہوتا) ہے:

۱: منقول عنہ(جس سے نقل کیا جائے اس) میں شئ کے نشان باقی نہ رہیں۔ جیسے نسخ الشَّباب یعنی جوانی ختم ہو جانا۔ یانسخت الشَّمسُ الظِّلَّ یعنی دھوپ نے سایہ مٹا دیا۔

۲: شئ کی حقیقت منقول عنہ میں باقی ہو اور منقول اِلیہ(جس کی طرف نقل کیا جائے اس) میں بھی جیسے نَسَخْتُ الكِتَابَ یعنی میں نے کتاب لکھی۔

۳: نقل یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اسی سے ہے:

نَسَخْتُ الْكِتَابَ إِذَا نَقَلْتُ مَا فِيهِ حَاكِيًا لِلَفْظِهِ وَخَطِّهِ[15]

یعنی میں نے کتاب کا نسخہ تیار کیا، یہ اس صورت میں بولا جاتا ہے کہ جب کتاب کے لفظ اور طریقہ خط دونوں کی بجنسہ کو دوسری جگہ نقل کیا جائے۔

15- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 66، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

وَهَذَا الْوَجْهُ لَا يَصِحُّ أَنْ يَكُونَ فِي الْقُرْآنِ[16] یعنی اور اس وجہ (صورت) کا کتاب اللہ (قرآن) میں پایا جانا درست نہیں۔

۴۔ تبدیل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: **ترجمہ**: اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں۔[17]

۵۔ رسالہ ابنِ حزم میں ہے کہ النسخ دوسری جگہ منتقل کرنے کا نام ہے اور طریقت میں (اس کا مطلب ہے):

إِبْطَالُ شَيْءٍ وَإِقَامَةُ آخَرَ مَقَامَهُ[18] یعنی ایک شئے کو مٹا کر دوسری شئے کو اس کے قائم مقام کھڑا کرنا۔

حدیثِ شریف میں ہے: مَا مِنْ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَتَنْسَخُهَا فَتْرَة[19] **ترجمہ**: کوئی ایسی نبوت نہیں جسے فترت نسخ (منسوخ) نہ کرتی ہو۔

یعنی ہر نبوت کے بعد فترت کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ تھوڑی مدت ہی سہی۔

اسی سے (درج ذیل مثال) ہے: نَسَخَ الشَّيْبُ الشَّبَابَ یعنی بڑھاپے نے شباب (جوانی) کو منسوخ کر دیا۔ ایسے ہی کہا جاتا ہے: نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ یعنی دھوپ نے سایہ ہٹا دیا۔ ایسے ہی کہا جاتا ہے: نَسَخَتِ الرِّيحُ الدِّيَارَ[20] یعنی آندھی نے گھر مٹا دیے۔

فقیر کا تبصرہ: مزید لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ فقیر نے اس سے قبل بہت کچھ لکھ دیا ہے۔

نسخ کا شرعی معنی

أَمَّا النَّسْخُ فِي الِاصْطِلَاحِ فَهُوَ رَفْعُ الْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ بِدَلِيلٍ شَرْعِيٍّ مُتَأَخِّرٍ.[21] (الناسخ والمنسوخ للسُدُوسي)

ترجمہ: حکمِ شرعی کے تعلق کو بعد میں آنے والی دلیلِ شرعی سے اٹھا دینے کا نام نسخ ہے۔

بابِ أوّل: قَواعِد

قاعدہ: ۱ نسخ خطاب کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی تک (باقی) رہا۔

قاعدہ: ۲ نسخ "حکمِ شرعی" میں ہوتا ہے، أخبار (خبریں)، قصص (واقعات)، اور عقلیات (عقلی دلیلوں) میں نہیں ہوتا۔

قاعدہ: ۳ ناسخ، منسوخ کے بعد آتا ہے، کبھی ناسخ، منسوخ پر عمل کرنے سے پہلے ہو جاتا ہے، جیسے کہ آیتِ آپ علیہ السلام اور پچاس نمازیں۔ (اس کی) مزید تفصیل آگے آئے گی، إن شاء اللہ

فائدہ: علماء کا قول ہے کہ قرآنِ مجید میں کوئی ایسا ناسخ نہیں جو ترتیبِ قرآنی میں منسوخ سے پہلے آیا ہو، سوائے دو آیتوں کے:

۱۔ سورۃ البقرہ میں آیتِ عدت ۲۔ سورۃ الأحزاب میں لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ (الأحزاب: 52)

---

16. (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 67، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

17. وَإِذَا بَدَّلْنَآ ءَايَةً مَّكَانَ ءَايَةٍ۔ النحل (101)۔ ط ضیائی

18. (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

19. (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، ص6، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

20. (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، ص7، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

21. (الناسخ والمنسوخ للسدوسي، مقدمة، ص6، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الثالثة، 1418 هـ - 1998 م)

ان کے علاوہ بھی بعض علماء نے بیان کی ہیں، جسے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الاتقان میں فرمایا کہ "اس میں خصوصیّت سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ،اسی لیے ہم اسے نہیں لکھ رہے۔(الاتقان،نوع نمبر ۴۷،صفحہ ۲۴)

قاعدہ: قرآنِ مجید میں جتنے مقامات پر کفار کے ساتھ نرمی کا حکم واقع ہوا وہ آیتِ سیف سے منسوخ ہے۔

آیتِ سیف: وَجَدْتُمُوهُمْ غَيْرَهُ **ترجمہ:** "مشرکوں کو جہاں پاؤ، قتل کر دو۔[22]

اس قسم کی تمام سختی کی آیات سے آیت السیف مراد ہے مثلاً يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِم[23]

اس قسم کی آیات سے نرمی کی ایک سو چودہ آیات منسوخ ہوئیں۔

انتباہ: صلح کُلّی قسم کے لوگ منسوخہ آیات واحادیث سے گمراہ ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ دشمنوں سے نرمی کرتے تھے، دشمن کو چادر بچھا کر دیتے، دشمن گالی دیتے تو حضور ﷺ دعائیں دیتے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام مضامین کفار کے لئے اس وقت تھے جب آیاتِ سیف نازل نہ ہوئیں ان کے نزول کے بعد وہ سلسلہ باقی نہ رہا جو پہلے تھا۔

قاعدہ: ناسخ آیت بھی منسوخ ہو سکتی ہے۔ اس کی مثال: لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ[24] یہ آیت "فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ"[25] سے منسوخ ہوئی اور بعد میں یہی ناسخ آیت بھی کسی دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی۔

قاعدہ: نسخ کے بارے میں ضروری ہے کہ کسی ایسی صریح نقل کی طرف رجوع کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو، یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو، اور یوں صراحۃً ہو کہ "فلاں آیت نے فلاں آیت کو منسوخ کیا ہے۔"

فائدہ: یہ حقیقی منسوخ کے متعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن حضرات نے صرف اسی قاعدہ کو مدِّ نظر رکھا ہے ان کے نزدیک محض چند آیات منسوخ ثابت ہیں۔

قاعدہ: (اگر دو آیات یا احادیث میں) جب تعارض (ظاہری ٹکراؤ) پایا جائے، تو تاریخ کا علم ضروری ہے تاکہ مُتَقَدّم (پہلے والی) اور متأخّر (بعد والی) کی شناخت ہو سکے۔ اسی سے ہم نے مخالفین کے ایک سوال کا رد کیا ہے جب کہ انہوں نے حضور سرورِ عالم علیہ السلام کے علم کی نفی (انکار) میں آیت لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ [**ترجمہ:** اے نبی ﷺ! تم منافقین کو نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔] پیش کی، تو ہم نے تاریخ سے ثابت کیا کہ سورۃ محمد کی آیت: فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ، وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ [**ترجمہ:** تم انہیں (ان کی) علامت سے پہچانتے ہو اور تم ان کی گفتگو سے انہیں سمجھ جاتے ہو کہ منافقین ہیں۔] پہلی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے۔[26] (تفسیر جمل، حاشیہ جلالین)

نوٹ: یاد رہے کہ اس میں آیتِ ثانیہ (دوسری آیت)، آیتِ اُولیٰ کے اِجمال کی تفصیل ہے نہ کہ ناسخ۔

22- فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ غَيْرَهُ (التوبة:5)

23۔ ترجمہ: "اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ (التوبة:73)

24۔ ترجمہ: تمہارے لیے تمہارا دین، اور میرے لیے میرا دین۔ (الكافرون:6)

25۔ ترجمہ: مشرکوں کو مارو (التوبة:5)

26۔ (الفتوحات الالهية ((الجمل على تفسير الجلالين))، سورة محمد:30، 7/ 205، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع ش.م.ل. بيروت لبنان)

قاعدہ :نسخ کے بارے میں عام مُفسّرین کا قول بلکہ مجتہدین کا اجتہاد بھی بغیر صحیح نقل اور بلا کسی واضح معارضہ (ٹکراؤ) کے قابلِ قبول نہ ہو گا۔ کیونکہ نسخ ایسا رفعِ حکم (کسی حکم کو ختم کرنے کو) شامل ہوا کرتا ہے، جس کا تقرُّر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ اقدس میں ہو چکا ہے، تو اس میں نقلِ صحیح (مستند روایت) اور تاریخ صریح (واضح تاریخی ترتیب) ہی اعتماد کے لائق ہے، نہ کہ اجتہاد ورائے۔

فائدہ: بعض تفاسیر میں مُفسّرین کی مختلف آراء منقول ہوتی ہیں۔ (ان میں دو گروہ ہوتے ہیں):

۱۔ متشدّدین (شدت پسند) تو مذکورہ بالا شرائط سے سر مو نہیں ہٹتے، اسی لئے بہت سی آیات کے نسخ کا انکار کر دیتے ہیں۔

۲۔ نرم گوشہ والے (وُسعت پسند) تو ہر عام سے خاص، مطلق سے مقیّد، اور استثناء وغیرہ کو منسوخ سے تعبیر کرتے ہیں، اسی لیے ان کے نزدیک نسخ کا دائرہ وسیع ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے لئے فیصلہ فرماتے ہیں کہ صحیح صورت دونوں گروہوں کے خلاف ہے جس کا خلاصہ فقیر کے رسالہ "استثناء کو مجازاً نسخ کہتے ہیں" میں ہے۔ (وَالْعِلْمُ عِندَ اللہ)

قاعدہ: نرمی کی کل آیات ۱۱۴ اور جواڑ تالیس (۴۸) سورتیں ہیں، وہ یہ ہیں:

البقرہ، آل عمران، نساء، انعام، اعراف، انفال، توبہ، یونس، ھود، رعد، الحجر، النحل، اسرائیل، مریم، طٰہٰ، حج، مؤمنون، النور، قصص، عنکبوت، روم، لقمان، السجدہ، احزاب، سبا، فاطر، صافات، ص، الزمر، المؤمن، حم، عسق، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف، محمد، مزمل، دھر، طارق، غاشیہ، التین، کافرون۔

نوٹ: آیات کی تفصیل آئے گی ان کی ناسخ "آیاتِ سیف" ہیں۔

قاعدہ : بعض ناسخ (آیتیں) ایسی تھی کہ منسوخ (آیتوں) پر عمل (کرنے) سے پہلے ہی نازل ہو جاتی ہیں، جیسے آیتِ نجوی۔ بعض (ناسخ آیات) ایسی بھی تھیں کہ جن کے (نزول) کے لئے کئی سال گزر جاتے مثلاً یہ آیت کا نزول ابتدائے اسلام میں ہوا لیکن اس کا نسخ، سورۃ الفتح "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ[27] تیرا سال بعد یعنی سالِ حدیبیہ میں ہوا۔[28]

فائدہ: اس آیت کے (حوالے سے)، نسخ کی بحث میں تفصیل آئے گی۔ ان شاء اللہ

فائدہ: وقوعِ نسخ صرف امر (حکم دینے) اور نہی (روکنے) میں ہوتا ہے۔ چاہے اَوامِر و نَواہی (احکامات و ممانعتیں) لفظِ خبر کے ساتھ آئیں یا امر و نہی ساتھ مگر جو خبر طلب کے معنی میں نہیں ہوتی تو ان میں نسخ بھی نہیں ہو گا اور وعدہ اور وعید اسی قبیل سے ہیں:

سوال: بعض علماء نے اخبار اور وعید و وعد کی آیات میں بھی نسخ مانا ہے؟

جواب : امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کہ

"وَإِذَا عَرَفْتَ ذَلِكَ عَرَفْتَ فَسَادَ صُنْعِ مَنْ أَدْخَلَ فِي كُتُبِ النَّسْخِ كَثِيرًا مِنْ آيَاتِ الْإِخْبَارِ وَالْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ"[29]

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع ۴۷، جلد ۲، صفحہ ۲۱)

27۔ الفتح: 2 ترجمہ: (تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے) ضیائی

28۔ (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 79، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

29۔ (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 68، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

ترجمہ: لہٰذا اس بات کو سمجھنے کے بعد آپ کو بخوبی علم ہو جائے گا کہ جن علماء نے نسخ کی کتابوں میں بہت سی اخبار، وعد اور وعید کی آیتیں داخل کر دی ہیں ،انہوں نے کیا کیا ہے۔

مسئلہ: نسخ کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔أَحَدُهَا: نَسْخُ الْمَأْمُورِ بِهِ قَبْلَ امْتِثَالِهِ وَهُوَ النَّسْخُ عَلَى الْحَقِيقَةِ كَآيَةِ النَّجْوَى.

یعنی ایک وہ نسخ ہے کہ مامور بہ کا نَسخ اس کی بجاآوری سے پہلے کر دیا گیا ہو، اس کی مثال آیتِ نَجْوٰی ہے، اور یہی حقیقی نَسخ ہے۔

۲۔الثَّانِي: مَا نُسِخَ مِمَّا كَانَ شَرْعًا لِمَنْ قَبْلَنَا كَآيَةِ شَرْعِ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ أَوْ كَانَ أُمِرَ بِهِ أَمْرًا جُمْلِيًّا كَنَسْخِ التَّوَجُّهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِالْكَعْبَةِ وَصَوْمِ عَاشُورَاءَ بِرَمَضَانَ وَإِنَّمَا يُسَمَّى هَذَا نَسْخًا تَجَوُّزًا.

یعنی وہ منسوخ حکم جو ہم سے پہلے کی اُمتوں پر نافذ اور مشروع (جائز) تھا، اس کی مثال مشروعیتِ قِصاص (بدلہ لینا) اور دِیَت (خون بہا) تھے۔

فائدہ: اسے نَسخ سے تعبیر کیا جائے، یا یوں کہو کہ دراصل یہ بات تھی کہ اس امر کا حکم مُجمل (اجمالی، مختصر) طور پر دیا گیا تھا، جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم، خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے سے اور عاشورہ کے روزے، ماہِ رمضان کے روزوں سے، منسوخ ہو گئے، اور اس کو نَسخ کے نام سے مجازی طور پر موسوم کیا جاتا ہے۔

۳-الثَّالِثُ: مَا أُمِرَ بِهِ لِسَبَبٍ ثُمَّ يَزُولُ السَّبَبُ كَالْأَمْرِ حِينَ الضَّعْفِ وَالْقِلَّةِ بِالصَّبْرِ وَالصَّفْحِ ثُمَّ نُسِخَ بِإِيجَابِ الْقِتَالِ وَهَذَا فِي الْحَقِيقَةِ لَيْسَ نَسْخًا بَلْ هُوَ مِنْ قِسْمِ الْمُنْسَإِ كَمَا قَالَ تَعَالَى: {أَوْ نُنْسِهَا} فَالْمُنْسَأُ هُوَ الْأَمْرُ بِالْقِتَالِ إِلَى أَنْ يَقْوَى الْمُسْلِمُونَ

ترجمہ: جس کا حکم کسی سبب (عذر، مجبوری) کی وجہ سے دیا گیا تھا، مگر بعد میں وہ سبب زائل (ختم) ہو گیا، جس طرح کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلت (تعداد کی کمی) کے وقت صبر اور درگزر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر بعد جب یہ عذر جاتا رہا تو قِتال (جہاد) کو واجب کر کے اُس کے اگلے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

یہ نسخ حقیقت میں نسخ نہیں ہے بلکہ منسا کی ایک قسم سے ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَوْ نُنسِهَا یعنی کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس حکم کو فراموش (پس پشت) کر دیتے ہیں، لہٰذا قِتال (جنگ) کا حکم اُس وقت تک مؤخر (تاخیر کا شکار) رہا، جب تک کہ مسلمانوں میں قُوّت (طاقت) نہیں آئی، کیونکہ کَمزُوری کی وجہ سے نُقصان اور تکلیف کو صَبر کے ساتھ برداشت کرنے کا حکم دیا۔

بیانِ مذکور سے اکثر لوگوں کا اِعتِراض (اشکال) ٹوٹ جاتا ہے کہ اس بارے میں جو آیات نازل ہوئیں، وہ آیتِ سیف کے نُزول سے منسوخ ہو گئی ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ نہیں، یہ تو آیتِ مَنْساء کی قسم سے ہے، جس کے معنی یہی ہیں کہ ہر ایک حکم جو نازل ہوا ہو، اس کا پورا کرنا کسی وقت ضرور واجب ہو جاتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے آخر میں لکھا کہ

ثُمَّ يَنْتَقِلُ بِانْتِقَالِ تِلْكَ الْعِلَّةِ إِلَى حُكْمٍ آخَرَ وَلَيْسَ بِنَسْخٍ إِنَّمَا النَّسْخُ الْإِزَالَةُ لِلْحُكْمِ حَتَّى لَا يَجُوزَ امْتِثَالُهُ[30]

(الاتقان فی علوم القرآن، جلد ۲، صفحہ ۲۱، نوع نمبر ۴۷)

ترجمہ: بلکہ وہ حکم اُس عِلّت (سبب) کے منتقل ہوتے ہی کسی دوسرے حکم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور یہ ہرگز نَسخ نہیں ہے، کیونکہ نسخ کے معنی ہیں کہ

30- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 68 إلى 69، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

اس طرح حکم کو زائل (ختم) کر دینا کہ اس پر عمل کرنا جائز ہی نہ ہو۔

فائدہ: ابنُ الأنباري مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال ہے کہ وہ خِطابات جن سے وَقْت یا غَایَت (آخری حد) مقرر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (البقرۃ:109) [**ترجمہ:** تو تم چھوڑو اور در گزر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔] یہ مُحْکَم (واضح اور ثابت) ہے، منسوخ نہیں۔ کیونکہ ان خطابات میں مدت رکھی گئی ہے، اور جن اُمُور میں مدت کا تعیّن ہوتا ہے، ان میں نَسْخ کا دخل نہیں۔

باعتبارِ نَسْخ سُوَرتوں کی تقسیم

وہ سورتیں جن میں ناسخ و منسوخ نہیں۔

قَالَ بَعْضُهُمْ سُوَرُ الْقُرْآنِ بِاعْتِبَارِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ أَقْسَامٌ: قِسْمٌ لَيْسَ فِيهِ نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوخٌ [31]

ترجمہ: بعض علماء کا کہنا ہے کہ ناسخ (منسوخ کرنے والی آیتوں) اور منسوخ (منسوخ ہونے والی آیتوں) کے اعتبار سے قرآن کی سورتیں کئی قسموں پر منقسم ہیں۔

۱۔ ایک قسم وہ ہے کہ جس میں نہ ناسخ ہے نہ منسوخ۔

وَهُوَ ثَلَاثَةٌ وَأَرْبَعُون — یعنی ایسی تینتالیس (۴۳) سورتیں ہیں۔

۱-الفاتحة-۲-یوسف-۳-یس-۴-الحُجُرَات-۵-الرَّحْمٰن-۶-الحدید-۷-الصَّف-۸-الجُمُعَة-۹-التَّحْرِیم-۱۰-المُلْك-۱۱-الحَاقَّة-۱۲-نُوح-۱۳-الجِن-۱۴-المُرْسَلَات-۱۵-النباء-۱۶-النَّازِعَات-۱۷-الانفِطَار-۱۸-المُطَفِّفِین-۱۹-الانشِقَاق-۲۰-البُرُوج-۲۱-الفَجْر-۲۲-البَلَد-۲۳-الشَّمْس-۲۴-اللَّیْل-۲۵-الضُّحی-۲۶-الم نشرح --۲۷-التین-۲۸-القلم-۲۹-القَدْر-۳۰-البَیِّنَة-۳۱-الزَّلْزَلَة-۳۲-العَادِیَات-۳۳-القَارِعَة-۳۴-التَّکَاثُر-۳۵-الهُمَزَة-۳۶-قُرَیْش-۳۷-الماعون-۳۸-الکَوْثَر-۳۹-النَّصْر-۴۰-اللَّهَب-۴۱-الإِخْلَاص-۴۲-الفَلَق-۴۳-النَّاس-[32] (رسالہ ابن حزم)

۲۔ دوسری قسم وہ سورتیں کہ جن میں ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی۔

وعددها خمس وعشرون سورة — یعنی یہ کل پچیس (۲۵) سورتیں ہیں۔

۱-البَقَرَة-۲-آلِ عِمْرَان-۳-النِّسَاء-۴-المَائِدَة-۵-الأَنْفَال-۶-التَّوْبَة-۷-إِبْرَاهِیم-۸-مَرْیَم-۹-الأَنْبِیَاء-۱۰-الحَج-۱۱-النُّور-۱۲-الفُرْقَان-۱۳-الشُّعَرَاء-۱۴-الأَحْزَاب-۱۵-المُؤْمِن-۱۶-الشُّورَی-۱۷-الاحزاب-۱۸-الذَّارِیَات-۱۹-الطُّور-۲۰-الوَاقِعَة-۲۱-المُجَادَلَة-۲۲-المُزَّمِّل-۲۳-المُدَّثِّر-۲۴-التَّکْوِیر-۲۵-العَصْر-[33] (رسالہ ابن حزم)

۳۔ وہ سورتیں جن میں (صرف) ناسخ آیات ہیں، مگر منسوخ آیات کا وجود نہیں۔ وہ یہ ہیں:

31- (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 69، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

32- (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، فصل السور التي لم يدخلها ناسخ ومنسوخ هي ثلاث وأربعون، ص12، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

33- (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، باب قسمة السور التي داخلها الناسخ والمنسوخ، ص12، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

١ - الفَتْح-٢-الحَشْر-٣-المُنَافِقُون-٤-التَّغَابُن-٥-الطَّلَاق-٦-الأَعْلَى-[34]

۴۔وہ سورتیں جن میں صرف منسوخ آیات ہیں۔امام سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا:

وَهُوَ الْأَرْبَعُونَ الْبَاقِيَةُ[35] یعنی وہ باقی کی چالیس سورتیں ہیں۔

نوٹ: مگر اس مسئلے میں ایک اعتراض ہے، جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

أَحْكَامُ النَّسْخ

امام مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: ناسخ کی قسمیں ہیں۔

ا۔فرض جس کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔اس کے متعلق امام سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وَلَا يَجُوزُ الْعَمَلُ بِالْأَوَّلِ كَنَسْخِ الْحَبْسِ لِلزَّوَانِي بِالْحَدِّ

یعنی اس قسم کے نسخ کے بعد فرضِ اول یعنی منسوخ (حکم) پر عمل کرنا ناجائز ہے۔جیسا کہ زناکاروں کو حدمارنے کے حکم سے ان کے قید کیے جانے کا حکم منسوخ ہوا۔

٢-وَفَرْضٌ نَسَخَ فَرْضًا وَيَجُوزُ الْعَمَلُ بِالْأَوَّلِ كَآيَةِ الْمُصَابَرَةِ

یعنی وہ فرض کہ اس نے بھی کسی فرض کو منسوخ کیا ہو لیکن اس طرح کہ باوجود نسخ کے منسوخ پر عمل کرلینا جائز ہے، اس کی مثال آیتِ مصابرۃ ہے۔

٣- وَفَرْضٌ نَسَخَ نَدْبًا كَالْقِتَالِ كَانَ نَدْبًا ثُمَّ صَارَ فَرْضًا

یعنی وہ فرض، جس نے کسی مندوب (مستحب) حکم کو منسوخ کیا ہو، جیسا کہ جہاد ہے، یہ پہلے مندوب تھا، بعد میں فرض کر دیا گیا ہے۔

٤- وَنَدْبٌ نَسَخَ فَرْضًا كَقِيَامِ اللَّيْلِ نُسِخَ بِالْقِرَاءَةِ فِي قَوْلِهِ : {فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ(المزمل:20)}[36]

یعنی وہ مندوب (مستحب) حکم جو کسی فرض کا ناسخ ہو۔جیسے نمازِ تہجد۔جیسے اللہ تعالی نے فرمایا کہ قرآن پڑھو جہاں سے تمہیں آسان لگے یہاں سے قیام منسوخ ہو گیا حالانکہ قرأت مستحب ہے اور قیام فرض ہے۔

أَقْسَامُ النَّسْخ

قرآن میں نسخ کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔وہ نسخ کہ اس کی تلاوت اور اس کا حکم دونوں معدوم ہو گئے ہوں۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ " عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ "

34- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 69، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

35- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 70، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

36- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 70، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

ترجمہ: قرآن میں "رضاعات عشر معلومات "(یعنی رضاعت کی دس معلوم چسکیاں) تھا، پھر" خمس معلومات "(یعنی رضاعت کی پانچ معلوم چسکیاں) سے منسوخ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم اسے قرآن میں پڑھتے تھے۔" یہ شیخین (امام بخاری و مسلم) کی روایت ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ (پانچ معلوم چُسکیاں) کا لفظ قرآن میں حضور علیہ السلام کی زندگی میں تھا، جو بعد کو اُڑا دیا گیا، یہ قرآن کی واضح تحریف (تبدیلی) ہے۔

جواب:- حدیث میں فَتَوَفّٰی سے مراد یہ ہے کہ حضورِ انور علیہ السلام کا وقت (وقتِ وفات) قریب آگیا تھا یا یہ کہ تِلاوَت بھی مَنْسُوخ (ختم) ہو گئی تھی اور جَمَاعَتِ صَحَابَہ (صحابہ کرام کی جماعت) کو نبی پاک علیہ السلام کی وفات کے بعد ہی معلوم ہوا، کیونکہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اس آیت کو پڑھتے تھے، اور حضرت مُوْسٰی اَشْعَرِی (صحابی) فرماتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی پھر اُٹھالی گئی۔ ابْنُ الْاَبْنَدِیِّ الْمَکِّیّ (مفسر) نے کہا: اس مثال میں نَاسِخ (منسوخ کرنے والا حکم) اور مَنْسُوخ (منسوخ ہونے والا حکم) دونوں غَیْرُ مَتْلُو (غیر تلاوت شدہ) ہیں اور اس کی اور کوئی مثال مجھے معلوم نہیں ہوئی۔[37] (الاتقان جلد دوم، النوع ۴۷)

فَائِدَہ: یہاں فقیر ایک جامع تقریر لکھ دے تا کہ نَسْخ کے اس قسم سے مخالف فائدہ اُٹھا کر دھوکہ نہ دے سکے۔ یاد رہے کہ اگرچہ عُلَمَاءِ کِرَام نے اس منسوخ کے بیان میں بہت سی آیتیں بتائی ہیں جیسے ابْنِ عَرَبِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس پر بِالِاسْتِیْعَاب (تفصیل و مکمل طور پر) بحث فرمائی ہے، اِمَامُ جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ بہت سی آیات کو منسوخ میں شمار کرنے والوں نے اس قسم کی آیات پیش کی ہیں۔ ان آیات کی دراصل کئی قسمیں ہیں، ہاں البتہ ایک قسم ایسی ہے کہ نہ تو وہ نسخ میں شمار کرنے کے لائق ہے اور نہ تَخْصِیْص (خاص کر دینے) میں، اور نہ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک سے تعلق ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور ہماری دی ہوئی رِزْق (روزی) میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں یا ایسی دیگر آیات کے بارے میں علماء نے بیان کیا ہے کہ اِنْفَاق (خرچ کرنے) کے احکام، زَکٰوۃ کی آیات سے منسوخ ہو گئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہر گز نہیں ہے[38]، اور یہ حکم اپنے حال پر ہے، اور پہلی آیت اِنْفَاقِ (مال خرچ کرنے) اَہْلِ اِیْمَان (ایمان والوں) کی ثناء کے وقت آئی ہے۔[39] (الاتقان، جلد دوم، صفحہ ۲۲، النوع ۴۷)

اور اس میں یہ صَلاحِیَت (قابلیت) ہے کہ اس کی تَفْسِیْر (تشریح) زَکٰوۃ دینے، ضَرُوْرَتْ مَنْدُوں میں مال خَرْچ کرنے، مَسَاکِیْن (فقیروں) کی اِمْدَاد (مدد) کرنے، اور دَعْوَت (تبلیغ و دین کا پیغام) جیسے نیک کاموں میں خرچ کی جائے، اور آیتِ زکٰوۃ میں زکٰوۃ کے علاوہ اور کوئی بات نہیں، جو اس بات پر دال (دلالت کرتا) ہو کہ وہ لَازِم اور ضَرُوْرِی ہے۔ اور دُوْسَرِیْ آیت کو بھی زَکٰوۃ پر مَحْمُوْل کیا جاسکتا ہے، اور اس کی تَفْسِیْر میں بھی اس کی وَضَاحَت (صاف بیان) ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (التین:8) **ترجمہ:** کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟

مندرجہ بالا آیت کے متعلق بھی یہی کہا گیا ہے کہ یہ آیتِ سَیْف (تلوار والی آیت) کی نَاسِخ (منسوخ کرنے والی) ہے، اور وہ مَنْسُوْخ (ختم شدہ)-

وَلَيْسَ كَذَلِكَ لِأَنَّهُ تَعَالَى أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ أَبَدًا لَا يَقْبَلُ هَذَا الْكَلَامُ النَّسْخَ وَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ الْأَمْرَ بِالتَّفْوِيضِ وَتَرْكِ الْمُعَاقَبَةِ[40]

37- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 70إلى 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

38- وَلَيْسَ كَذَلِكَ بَلْ هُوَ بَاقٍ الخ
(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

39- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

40- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

ترجمہ: دراصل یہ بات بھی ٹھیک نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اَزَل (شروع) سے اَبد (ہمیشہ) تک ہر وقت اَحکَمُ الحَاکِمِین ہے۔ یہ کلام کبھی قابلِ نَسخ نہیں ہے، اگرچہ اس کے مَعَانِی (معنی) تَفْوِیض (سپرد کرنے) کا حکم دینے اور سَزا دِہی (عذاب دینے) کو تَرک کر دینے (چھوڑ دینے) پر دَلالَت (اشارہ) کرتے ہیں۔

ایسے ہی اس کا فرمان: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔[41]

اسی طرح سورۂ بقرہ کی مندرجہ بالا آیت کو بعض علماء نے آیتِ سیف سے مَنْسُوخ (ختم شدہ) مانا ہے۔

فَائِدَہ: آیتِ سیف یہ ہے: فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ. فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ (سورۃ التوبہ، آیت 5)

ترجمہ: پھر جب حُرمَت والے (عزت والے) مہینے نِکل (گزر) جائیں، تو مُشرِکِین کو قَتْل کرو جہاں پاؤ، اور اُنہیں پکڑو، اور قَید کرو، اور ہر جگہ اُن کی تاک (گھات) میں بیٹھو، پھر اگر وہ تَوبَہ (رجوع) کریں اور نَماز قائم رکھیں اور زَکوٰۃ دیں، تو اُن کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بَخشنے والا مہربان ہے۔

فَائِدَہ: اس قاعِدَہ (اصول) کو ابنِ حِصَار نے غلط ثابت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ آیت اُن عہد (وعدوں) کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے بَنِی اِسرَائِیل سے لیے تھے، اور یہ جُملَہ خَبَرِیَہ ہونے کی وجہ سے نسخ نہیں ہو گی۔ اس ضمن کی دیگر آیات کو بھی اسی پر قِیَاس (اندازہ) کر لو۔ اور آیات کی ایک قسم مَخْصُوص (کسی خاص حالت سے متعلق) کی قسم سے ہے، مَنْسُوخ نہیں۔ ابنِ عَرَبِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایسی آیات میں تَحْقِیقِی کَلَام (علمی بحث) کیا ہے، اس کی مثال ایک یہ آیت ہے:

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا[42] **ترجمہ:** بے شک آدمی ضرور نُقصان (خسارے) میں ہے، مگر جو لوگ اِیمَان لائے۔

شَاعِروں کی پَیرَوِی (اتباع) گُمراہ کرتے ہے۔[43]

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ[44] **ترجمہ:** تو تم چھوڑو (معاف کرو) اور دَرگُزر (درگزر کرو) کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

فَائِدَہ: اس کے علاوہ آیات بھی کسی اِستِثْنَاء و غَایَت (سبب) کے ساتھ مَخْصُوص (خاص) ہیں، اور جس نے ان آیات کو مَنْسُوخ میں داخل کیا ہے، وہ سخت غَلَطِی (خطا) میں ہے۔ من جملہ اُن کے آپ (مکی رحمہ اللہ) ہیں۔

اِنْتِبَاہ: یہ ایک خاص اِشَارَہ ہے جس کی تَوضِیح (وضاحت) آئے گی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ارشاد) کو مندرجہ ذیل آیت کے ذریعہ سے مَنْسُوخ بتایا گیا ہے:

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ[45] **ترجمہ:** اور پارسا عَورَتیں (نیک عورتیں) اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کِتَاب ملی۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت بھی مَخْصُوص (خاص) ہے، نہ کہ مَنْسُوخ (ختم شدہ)۔

قَاعِدَہ: ایک قسم ایسی آیات کی ہے جن سے زَمَانَہ جَاہِلِیَّت (اسلام سے قبل کا زمانہ) یا ہماری شَرِیعَت سے اگلی شریعتوں یا آغَازِ اِسلَام کے وہ اَحکَام دکھائے گئے ہیں جن کا نزول قرآن میں نہیں ہوا تھا۔ **مثلاً:** باپ کی بیویوں (سوتیلی ماں) سے نکاح کرنے کو بَاطِل قرار دینا قِصَاص اور دِیَت (خون بہا) کی مَشْرُوعِیَّت (شرعی

41۔ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا سورۃ البقرۃ: 83

42۔ العصر: 2

43۔ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ سورۃ الشعراء: 224

44۔ سورۃ البقرۃ: 109

45۔ المائدۃ: 5

اجازت) اور طَلَاق کا تین میں اِنْحِصَار (حد بندی) گو اس طرح کی آیتوں کو نَسْخ کے تحت میں نہ لانا زیادہ بہتر ہے، اور اسی آخری بات کو مَکّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تَرْجِیْح دی ہے۔[46] (الاتقان جلد دوم، صفحہ ۲۳)

ان لوگوں کے نزدیک ایسی آیات کے نَسْخ نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کو نَسْخ شُمار کیا گیا، تو لازم آئے گا کہ تمام قرآن کو نَسْخ مانیں، کیونکہ قرآن میں بڑا حصہ اُن اُمور کا رَافِع (خاتمہ کرنے والا) ہے جن پر کُفَّار یا اَہلِ الْکِتَاب عَامِل (عمل کرنے والے) تھے۔[47] (الاتقان، جلد دوم، صفحہ ۲۲)

حضرت مکی وغیرہ کا قول ہے کہ نَاسِخ اور مَنْسُوخ کا حق یہ ہے کہ ایک آیت نے دُوسری آیت کا نَسْخ کیا ہو، البتہ اس قسم کی نَوْعِ ثَانِی (دوسری قسم) نَسْخ میں سے ہے، اور وہ ہے آغازِ اسلام میں زِیْرِ عَمَل (نافذ العمل) باتوں کو رَافِع کرنے والی آیات۔ پہلی دو قسموں کے مقابلے میں اس کو نَسْخ میں داخل کرنا زیادہ بہتر ہے۔[48] (الاتقان، جلد دوم، صفحہ ۲۲)

اور جب یہ بات معلوم ہو گئی، تو اگر ہم یہ کہیں کہ صَفْح (چھوڑنے) اور عَفْو (معاف کرنا) کی آیتوں کو آیت سَیْف (تلوار والی آیت) نے منسوخ نہیں کیا ہے، اس صورت میں ان تمام آیات کی بڑی تعداد باقی رہتی ہے۔

آیاتِ صَفْح و عَفْو (معافی) کے بھی نَسْخ سے خارج ہو جاتی ہیں، جن کو کَثْرت (زیادہ) سے مَنْسُوخ آیتیں پیش کرنے والوں نے بیان کیا ہے، اور بہت تھوڑی آیات ایسی باقی رہتی ہیں جن میں نَاسِخ (منسوخ کرنے والی) اور مَنْسُوخ (منسوخ ہونے والی) ہونے کی صَلَاحِیَّت (قابلیت) موجود ہو۔ اور میں نے (حضرتِ جَلَالُ الدِّیْن سُیُوطِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) ان آیات کو مَعَ (ساتھ) ان کی دَلِیلوں کے ایک مُسْتَقِل (الگ) اور مُنَاسِب تَالِیْف میں بھی جَمع (اکٹھا) کیا ہے۔

فَائِدَہ: یاد رہے کہ یہ وہ قَصِیْدَہ نَسخِیَہ (نظم) ہے جس کی شَرْح (وضاحت) فَقِیر نے شَرْحِ قَصِیْدَہ نَسْخَہ کے نام سے لکھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

قَاعِدَہ: آیاتِ مَنْسُوخَہ زیادہ تر مَکِّیَّہ (مکہ کی) ہیں، اور مَدَنِیَّہ (مدینہ کی) اکثر نَاسِخَہ (منسوخ کرنے والی) ہیں۔ ورنہ کم از کم یہ ضرور ہے کہ آیاتِ مُجْمَلَہ (اجمالی) مکیہ ہیں، اور ان کی تَفْصِیْلی (تفصیل والی) آیات مَدَنِیَّہ ہیں۔

نَوْٹ: مُخَالِفِیْن (مخالفوں) کے اکثر دَلَائِل (ثبوت) آیاتِ مکیہ میں ہیں، اور اہلِ سُنّت کے اکثر دَلَائِل آیاتِ مدنیہ میں ہیں۔ مُخْتَصَر تَحْقِیْق فَقِیر نے "احسن البیان جلد اوّل" میں لکھ دی ہے۔

لَطِیْفَہ: مُخَالِفِیْن اَوْلِیَاءِ کِرَام اور حضور نَبِیِّ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، نامزد اَشْیَاء (چیزوں) کو وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ[49] میں داخل کر کے حُرْمَت (حرام ہونے) کا فَتْوٰی (فیصلہ) لگاتے ہیں، حالانکہ یہ آیت مَنْسُوخ ہے۔ اور اس کی نَاسِخ (منسوخ کرنے والی) سُنّت ہے۔ لیکن کیسے مَنْسُوخ ہے؟! اس کی تَشْرِیْح (وضاحت) رِسَالَہ اِبْنِ حَزَم میں ہے۔ اس کی تَفْصِیْل وہاں دیکھیے، اِجْمَال ہم نے بیان کر دیا ہے۔

46- وَلَكِنَّ عَدَمَ إِدْخَالِهِ أَقْرَبُ وَهُوَ الَّذِي رَجَّحَهُ مَكِّيٌّ وَغَيْرُهُ الخ

(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

47- وَوَجَّهُوهُ بِأَنَّ ذَلِكَ لَوْ عُدَّ فِي النَّاسِخِ لَعُدَّ جَمِيعُ الْقُرْآنِ مِنْهُ إِذْ كُلُّهُ أَوْ أَكْثَرُهُ رَافِعٌ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ وَأَهْلُ الْكِتَابِ الخ

(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

48- وَإِنَّمَا حَقُّ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ أَنْ تَكُونَ آيَةٌ نَسَخَتْ آيَةً انْتَهَى. نَعَمْ النَّوْعُ الْأَخِيرُ مِنْهُ وَهُوَ رَافِعٌ مَا كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ إِدْخَالُهُ أَوْجَهُ مِنَ الْقِسْمَيْنِ قَبْلَهُ الخ

(الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 71، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

49- المائدة: 5 **ترجمہ:** جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا

عُجُوبہ اور اِنکِشاف

مُخالِفِین حضور سَرْوَرِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی لاعِلْمی (بے خبری) ثابت کرنے میں مَنْسُوخہ آیات یا کم از کم آیاتِ مُجْمَلہ (اجمالی) کا سَہارا (مدد) لیتے ہیں۔ چُنانچہ بَرَاہِیْنِ قَاطِعَہ میں حضور علیہ السّلام کی لاعِلْمی (بے خبری) میں آیت وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ پیش کر دی ہے، حالانکہ یہ آیت بِالْاِتِّفَاق (اتفاق رائے سے) مَنْسُوخ ہے۔[50] "رِسالہ اِبنِ حَزم، الحمل حاشیہ جَلالَین صَفحہ ۴۱۶، تفسیر اَحمَدی، حاشیہ تفسیر جَلالَین صَفحہ ۴۱۶، الاِتقان فِی عُلُومِ القُرآن جِلد ۲ نَوع ۴۷"

نَسْخ کی دُوسری قِسْم

۲۔ تِلاوَت مَنْسُوخ ہو گئی لیکن اس کا حُکْم باقی رکھا گیا ہے، جیسے آیتِ رَجْم (سنگسار کرنا)، اس کی تِلاوَت مَنْسُوخ ہو گئی لیکن حُکْم باقی ہے۔

حضرتِ اُبَیّ بْنِ کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے:

وَإِنْ كُنَّا لَنَقْرَأُ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ قُلْتُ وَمَا آيَةُ الرجم قال: " إذا زنا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. "- الاِتقان فِی عُلُومِ القُرآن، جِلد ۲، نَوع ۴۷"۔

ترجمہ: ہم اس سورت میں (جس کی بہت آیات مَنْسُوخ ہو چکی ہیں) یہ آیت تِلاوَت کرتے تھے۔ راوی نے عَرْض کی: وہ آیتِ رَجْم کیا ہے؟ فرمایا:

"إذا زنا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ". [51]

ترجمہ: "بُوڑھا بُوڑھی جب زِنا کریں تو اُنہیں سنگسار (پتھروں سے مار دینا) کرو بطورِ عِبْرَت (سبق)، یہ اللہ کا قانُون (حکم) ہے، اور اللہ تعالیٰ غالِب، حِکْمَت والا ہے۔"

فائِدَہ: صاحِبِ بُرْہان نے فرمایا کہ حضرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے تھے کہ اگر یہ اَندیشہ (خوف) نہ ہوتا کہ لوگ کہیں کہ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی طرف سے کِتابُ اللّٰہ (قرآن) میں زِیادَتی (اضافہ) کرتا ہے، تو میں آیتِ رَجْم قُرآنِ مَجِید میں لکھ دیتا۔ یہ بھی مَنْقُول (نقل شدہ) ہے کہ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: "اے لوگو آگاہ رہو کہ آیتِ رَجْم انہی آیات میں سے ایک آیت تھی جو کِتابُ اللّٰہ (قرآن) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رَسُولِ کریم عَلَیْہِ السَّلام پر نازِل کی۔[52]

ہم نے اسے پڑھا اور اس کی تِلاوَت کی اور اس پر عَمَل (عمل کرنا) بھی کرتے ہیں، اب ایسا ہرگز نہ ہو کہ کوئی شخص اسے کِتابُ اللّٰہ (قرآن) میں نہ لکھا ہوا دیکھ کر رَجْم (سنگسار کرنے) کے شَرْعی حُکْم ہونے کا اِنْکار کر دے۔ جیسے دورِ حاضر میں مُنْکِرِینِ حَدِیْث (حدیث کے انکار کرنے والوں) و دیگر بعض نادانوں نے حُکْمِ رَجْم (سنگسار کرنے کا حکم) کا اِنْکار کر دیا ہے۔ اس کی تَفْصِیل فقیر کے رِسالہ "آیتِ رَجْم اور ہم" یعنی "تَفْسِیْرِ آیتِ رَجْم" میں دیکھیے۔

نَسْخ کی تِیسْری قِسْم

۳۔ حُکْم مَنْسُوخ ہو جائے لیکن تِلاوَت باقی رہے۔

50- (الناسخ والمنسوخ لابن حزم، سورة الأحقاف، باب الناسخ والمنسوخ على نظم القرآن، ص56، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

51- (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 82، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

52- (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 85، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م)

یہ تیسری قسم قُرآنِ مَجِید میں بِکَثْرت (زیادہ) ہے اور اس پر اَئِمّہ (علماء) نے تَصانِیف (کتابیں) لکھیں۔ چند تَصانِیف اسی تَصْنِیف (کتاب) میں ہم نے لکھ دی ہیں۔

اِمام سُیُوطِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس قِسْم نمبر ۳ کی اِکّیس (۲۱) مِثالیں بَیان (ذکر) کی ہیں۔ (الاتقان جِلد دُوم)

نَوٹ: امام سُیُوطِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بیان کردہ اِکّیس آیات کی تَفْصِیل فَقِیر نے ان کی "الاتقان" کے علاوہ "رِسالَہ اِبْنِ حَزْم" و دیگر تَصانِیف نَاسِخ و مَنْسُوخ سے ایک نَقْشَہ عَرض کیا ہے۔ صرف فَرْق اتنا ہے کہ اِبْنِ حَزم نے آیاتِ السَّیْف سے کل مَنْسُوخِیَّہ (منسوخ شدہ) آیات کو شُمار میں لکھا ہے، اور فَقِیر نے تَطْوِیل (بلا ضرورت طول دینا) سمجھ کر شُمار میں بعض آیات نہیں لکھیں بلکہ اس کے لیے قاعِدہ لکھ دیا ہے، جو سَمجھدار (عقل مند) کے لیے کافی ہے۔

نَقْشہ آیاتِ مَنْسُوخہ و نَاسِخہ
سُورَۃُ الْفَاتِحَۃ

اس میں نَاسِخ ہے نہ مَنْسُوخ۔ سورۃ کی تمام آیات مُحْکَم (مضبوط و غیر منسوخ) ہیں۔ یہ قاعِدہ ذہن سے نہ بھولیے کہ بَسا اَوْقات (کبھی کبھی) مُفَسِّرِیْن آیت کے عام کو خَاص یا مُطْلَق (غیر مشروط) کو مُقَیَّد (مشروط) وغیرہ کرنے کو نَسْخ سے تعبیر کرتے ہیں، اس سے ان کی حَقِیقِی نَسْخ مُرَاد نہیں ہوتی، بلکہ اس خاص، وَضْع۔ مثلاً عُموم سے خُصُوص کو مَجَازاً نَسْخ (غیر حقیقی نسخ) کہہ دیتے ہیں۔

.....سورۃ البقرۃ.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا (سورۃ بقرہ، آیت ۶۲)	وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا (سورہ آل عمران، آیت ۸۵)
۲	وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۸۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۳	فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ (سورہ بقرہ، آیت ۱۰۹)	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۴	وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (سورہ بقرہ، آیت ۵۹)	وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (سورہ بقرہ، آیت ۱۴۴)
۵	إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا (سورہ بقرہ، آیت ۱۵۹)	إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا (سورہ بقرہ، آیت ۱۶۰)
۶	إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ (سورہ بقرہ، آیت ۱۷۳)	حديث: أحلت لنا ميتتان ودمان السمك والجراد[53]
۷	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى (سورہ بقرہ، آیت ۱۷۸)	وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ (سورہ مائدہ، آیت ۴۵)
۸	كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الخ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۰)	يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمُ الخ (سورہ نساء، آیت ۱۱)
۹	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (سورہ بقرہ، ۱۸۳)	أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ (سورہ بقرہ، ۱۸۳)
۱۰	وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ الخ (سورہ بقرہ، ۱۸۳)	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (سورہ بقرہ، ۱۸۵)

53- (الدر المنثور، تفسير سورة البقرة، تفسير قوله تعالى إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير، 2/ 132، مركز هجر، 2003م – 1424هـ)

۱۱	وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ الخ (سورہ بقرہ، ۱۹۰)	وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ (سورہ بقرہ، ۱۹۱)
۱۲	وَلَا تُقْتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورہ بقرہ، ۱۹۱)	فإن قَاتَلُوا المشركين (توبہ، آیت ۵)
۱۳	يَسْتَلُونَكَ مَا ذَا يُنْفِقُونَ الخ (سورہ بقرہ، ۲۱۹)	إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ والمسكين (سورہ توبہ، آیت ۶۰)
۱۴	يَسْلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قتال فيه (سورہ بقرہ، آیت ۲۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُم (سورہ توبہ، آیت ۵)
۱۵	وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۲۸)	وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَ الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۲۸)
۱۶	وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۳۴)	وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۴۰)
۱۷	أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ (سورہ بقرہ، آیت ۲۴۰)	يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشْرًا (سورہ بقرہ، آیت ۲۳۴)
۱۸	يَسْئَلُونَكَ عَنِ الخمر (سورہ بقرہ، آیت ۲۱۹)	يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهَا الْخَمْرُ وَالْمَيسِرُ (سورہ مائدہ، آیت ۵۹)
۱۹	لا إكراه في الدين (سورہ بقر، آیت ۲۵۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُم (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲۰	وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۲)	فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا الخ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۳)
۲۱	وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۶)	لا يكلّف الله نفساً (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۶)

سورہ آلِ عمران

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
	فإن تولوا فإنما عليك البلاغ (سورہ آل عمران، آیت ۲۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُم (سورہ توبہ، آیت ۵)
۱	يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حق (سورہ آل عمران، آیت ۱۰۲)	وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ (سورہ حج، آیت ۷۸)

سورہ النساء

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى (سورۃ النساء، آیت ۸)	يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ (سورۃ النساء، آیت ۱۱)
	وليخش الذين لو تركوا من خلفهم ذرية ضعافا خافوا عليهم (سورۃ النساء، آیت ۹)	فمن خاف من ۳۱ موص جنفاً أو إثماً فأصلح بينهم فلا إثم عليه (سورۃ بقرۃ، آیت ۱۸۲)
۲	وَالّٰتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ (سورۃ النساء، آیت ۱۵)	او يجعلا لله لهن سبيلا (سورہ نساء، آیت ۱۵)
۳	وَالَّذِينَ يأتيٰنِها منكم (سورہ النساء، آیت ۱۶)	الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُ وَاكُل وَاحِدٍ مِنْهُما (سورہ نور، آیت ۲)
	انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة (سورہ النساء، آیت ۱۷)	وليست التوبة للذين يعملون (سورہ النساء، آیت ۱۸)

	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا (سورہ النساء، آیت ۱۹)	اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (سورہ النساء، آیت ۱۹)
	وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ (سورہ النساء، آیت ۲۲)	اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (سورہ النساء، آیت ۲۲)
	وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ (سورہ النساء، آیت ۲۳)	اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (سورہ النساء، آیت ۲۳)
۴	يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ (سورہ نساء، آیت ۲۹)	لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ (سورہ نور، آیت ۶۱)
۵	وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ (سورہ نساء، آیت ۳۳)	وَاُولُوا الارحامِ بعضهم اولىٰ ببعضٍ (سورہ انفال، آیت ۷۵)
۶	فَأَعْرِضْ عَنهم (سورہ نساء، آیت ۸۱)	آیتِ قتال
۷	وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جاءُوك (سورہ نساء، آیت ۶۴)	اِسْتَغفِرْ لهم اَو لا تستغفِرْ لهم (سورہ توبہ، آیت ۸۰)
۸	وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (سورہ نساء، آیت ۸۰)	آیہ قتال
۹	لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ المؤمنين (سورہ نساء، آیت ۸۴)	آیہ قتال
۱۰	فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ (سورہ نساء، آیت ۸۱)	آیہ قتال و دیگر آیاتِ قتال
	إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بينكم (سورہ نساء، آیت ۹۰)	آیہ قتال و دیگر آیاتِ قتال
	سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ (سورہ نساء، آیت ۹۱)	آیہ قتال
۱۱	فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ (سورہ نساء، آیت ۹۲)	بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورہ توبہ، آیت ۱)
۱۲	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فجزاه (سورہ نساء، آیت ۹۳)	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ (سورہ نساء، آیت ۱۱۶)

.....سورہ مائدہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا (سورہ مائدہ، آیت ۲)	آیتِ قتال، (سورہ توبہ، آیت ۵) و دیگر آیاتِ قتال
۲	فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَهُ (سورہ مائدہ، آیت ۱۳)	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ (سورہ توبہ، آیت ۹)
۳	فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ (سورہ مائدہ، آیت ۴۲)	وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ (سورہ مائدہ، آیت ۴۲)
۴	مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا البلغ (سورہ مائدہ، آیت ۹۹)	إذا اهتديتم (سورہ مائدہ، آیت ۱۰۵)
۵	يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ (سورہ مائدہ، آیت ۱۰۵)	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ (سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰)
۶	يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ (سورہ مائدہ، آیت ۱۰۶)	وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ (سورہ طلاق، آیت ۲)
۷	فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا (سورہ مائدہ، آیت ۱۰۷)	وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ (سورہ طلاق، آیت ۲)

.....سورہ انعام.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ (سورہ انعام، آیت ۱۵)	ما تقدم من ذنبك وما ليغفر لك الله تأخر (سورہ فتح، آیت ۴۸)
	وإذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا (سورہ انعام، آیت ۶۸ تا ۶۹)	فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا في حديث غيره (سورہ نساء، آیت ۱۴۰)
	وذر الذين اتخذوا دينهم لعبا ولهوا (سورہ انعام، آیت ۷۰)	قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر (سورہ توبہ، آیت ۲۹)
۲	قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ (سورہ انعام، آیت ۲۶)	آیتِ قتال (سورہ توبہ، آیت ۵) و دیگر آیاتِ قتال
۳	وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لعبا وَلَهْوا (سورہ انعام، آیت ۷۰)	آیتِ قتال
۴	ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ (سورہ انعام، آیت ۹۱)	آیتِ قتال
۵	فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ (سورہ انعام، آیت ۱۰۴)	آیتِ قتال
۶	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ (سورہ انعام آیت ۱۰۸)	آیتِ قتال
۷	وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (سورہ انعام آیت ۱۰۶)	آیتِ قتال
۸	وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (سورہ انعام، آیت ۱۰۷)	آیتِ قتال
	وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (سورہ انعام، آیت ۱۰۸)	آیتِ قتال
۹	وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (سورہ انعام، آیت ۱۱۰)	آیتِ قتال
	فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (سورہ انعام، آیت ۱۱۲)	آیتِ قتال
	وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (سورہ انعام، آیت ۱۲۱)	اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ (سورہ مائدہ، آیت ۵)
۱۰	قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا (سورہ انعام، آیت ۱۳۵)	آیتِ قتال
۱۲	إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ (سورہ انعام، آیت ۱۵۹)	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (سورہ توبہ، آیت ۲۹)

.....سورہ اعراف.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
	وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ (سورہ اعراف، آیت ۱۸۰)	آیتِ قتال
۱	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِينَ (سورہ اعراف، آیت ۱۹۹)	درمیانہ حصہ محکم ہے، جبکہ اول و آخری حصہ آیتِ قتال

.....سورہ انفال.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ

۱	يَسئَلونک عن الانفال (سورہ انفال، آیت ۱)	وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ (سورہ انفال، آیت ۴۱)
۲	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (سورہ انفال، آیت ۳۳)	وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ (سورہ انفال، آیت ۳۴)
۳	قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا (سورہ انفال، آیت ۳۸)	وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ (سورہ انفال، آیت ۳۹)
۴	وَإِنْ جَنَحُوا السَّلْمِ (سورہ انفال، آیت ۶۱)	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (سورہ انفال، آیت ۲۹)
۵	إِنْ يَكُنْ مِنكُمْ عِشْرُونَ (سورہ انفال، آیت ۲۵)	الْئَنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ (سورہ انفال، آیت ۷۵)
۶	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا (سورہ انفال، آیت ۷۲)	وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ (سورہ انفال، آیت ۷۵)

.....سورہ التوبہ.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (سورہ توبہ، آیت ۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ آیت قتال (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ (سورہ توبہ، آیت ۳۴)	وَاتُوا الزَّكوٰۃ (سورہ بقرہ، آیت ۱۱۰)
۳	إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (سورہ توبہ، آیت ۳۹)	وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً (سورہ توبہ، آیت ۱۲۲)
۴	عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ اذِنْتَ لَهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۴۳)	فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ (سورہ نور، آیت ۶۲)
۵	اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۸۰)	سَوَاءٌ عَلَيْهِمُ اسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ (سورہ منافقون، آیت ۶)
۶	الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا (دو آیتیں سورہ توبہ، آیت ۹۷، ۹۸)	وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ (سورہ توبہ، آیت ۹۹)

.....سورہ یونس.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي (سورہ یونس، آیت ۱۵)	لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (سورہ فتح، آیت ۲)
۲	فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ (سورہ یونس، آیت ۱۰۲)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۳	وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي (سورہ یونس، آیت ۴۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۴	فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ (سورہ یونس، آیت ۱۰۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ ہود.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَيوة الدُّنْيَا (سورہ ھود، آیت ۱۵)	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۸)
۲	وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا (سورہ ھود، آیت ۱۲۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۳	وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ (سورہ ھود، آیت ۱۲۲)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ یوسف.....

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

.....سورہ رعد.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ (سورہ رعد، آیت ۴۰)	فَاقْتُلُوا المشرکین (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ (سورہ رعد، آیت ۶)	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ (سورہ نساء، آیت ۴۸)

.....سورہ ابراہیم.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (سورہ ابراھیم، آیت ۳۴)	وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ نحل، آیت ۱۸)

.....سورہ نحل.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ (سورہ نحل، آیت ۶۷)	قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ (سورہ اعراف، آیت ۳۳)
	فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (سورہ نحل، آیت ۸۲)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
	مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ (سورہ نحل، آیت ۱۰۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (سورہ نحل، آیت ۱۲۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ بنی اسرائیل.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
	وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ (بنی اسرائیل، آیت ۲۳ تا ۲۴)	مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا (سورہ توبہ، آیت ۱۱۳)
	رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا (بنی اسرائیل، آیت ۲۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۱	قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ (بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً (سورہ اعراف، آیت ۲۰۵)

.....سورہ کہف.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ (سورہ کہف، آیت ۲۹)	اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ تکویر، آیت ۲۹)

.....سورہ مریم.....

نمبرشمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
	وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ (سورہ مریم، آیت ۳۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
	فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُو (سورہ مریم، آیت ۵۹)	اِلَّا مَنْ تَابَ (سورہ مریم، آیت ۶۰)
۱	قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ (سورہ مریم، آیت ۷۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
	فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ (سورہ مریم، آیت ۸۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ طٰہٰ.....

نمبرشمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
	وَ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى (سورہ اعلیٰ، آیت ۶)
۱	فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۳۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۳۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ انبیاء.....

نمبرشمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
	اِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ (سورہ انبیاء، آیت ۹۸)	اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى (سورہ انبیاء، آیت ۱۰۱)
	وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (سورہ انبیاء، آیت ۹۹)	اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى (سورہ انبیاء، آیت ۱۰۱)

.....سورہ حج.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَما اَرْسَلْنا من قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ (سورہ حج، آیت ۵۲)	سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنْسى (سورہ اعلیٰ، آیت ۶)
۲	يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (سورہ حج، آیت ۵۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ مومنون.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
	فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ (سورہ مومنون، آیت ۵۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۱	اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ (سورہ مومنون، آیت ۹۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ النور.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
	الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً (سورہ نور، آیت ۳)	وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ (سورہ نساء، آیت ۳۲)

	وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا (سورہ نور، آیت ۴)	اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا (سورہ نور، آیت ۵)
	وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ (سورہ نور، آیت ۶)	وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (سورہ نور، آیت ۷) وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (سورہ نور، آیت ۹)
	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ (سورہ نور، آیت ۲۷)	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ (سورہ نور، آیت ۲۹)
	وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (سورہ نور، آیت ۳۱)	وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ (سورہ نور، آیت ۶۰)
	فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ (سورہ نور، آیت ۵۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (سورہ نور، آیت ۵۸)	وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ (سورہ توبہ، آیت ۵۹)

.....سورہ فرقان.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا ۔۔۔۔۔۔وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا (سورہ فرقان، آیت ۶۸ تا ۶۹)	اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا (سورہ فرقان، آیت ۷۰)
	وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (سورہ فرقان، آیت ۶۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ شعرا.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (سورہ شعرا، آیت ۲۲۶)	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورہ شعرا، آیت ۲۲۷)

.....سورہ نمل.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ (سورہ نمل، آیت ۹۲)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورۃ القصص.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (سورہ قصص، آیت ۵۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ عنکبوت.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (سورہ توبہ، آیت ۲۹)

	(سورہ عنکبوت، آیت ۴۶)	

.....سورہ روم.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ (سورہ روم، آیت ۶۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ سجدہ.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ (سورہ سجدہ، آیت ۳۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ احزاب.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع أذاهم وتوكل على الله (سورہ احزاب، آیت ۴۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	لا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ (سورہ احزاب، آیت ۵۲)	يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ التي (سورہ احزاب، آیت ۵۰)

.....سورہ سبا.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا (سورہ سبا، آیت ۲۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ ملائکہ.....

نمبر شمار	آیات منسوخہ	آیات ناسخہ
۱	إن أنت إلا نذير (سورہ ملائکہ، آیت ۲۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ یس.....

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

.....سورہ صافات.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ الخ (سورہ صاف، آیت ۱۷۴، ۱۷۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	وتول عنهم حتى حين وأبصر فسوف يبصرون (سورہ صاف، آیت ۱۷۸، ۱۷۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ ص.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	إن يوحى إلي إلا أنما انا نذير مبين (سورہ ص، آیت ۷۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

۲	ولتعلمن نبأه بعد حين (سورہ ص، آیت ۸۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ زمر.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (سورہ زمر، آیت ۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ (سورہ زمر، آیت ۱۳)	لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ (سورہ فتح، آیت ۲)
۳	فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِنْ دُونِهِ (سورہ زمر، آیت ۱۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۴	وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (سورہ زمر، آیت ۳۶، ۲۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۵	قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ (سورہ زمر، آیت ۳۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۶	انتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (سورہ زمر، آیت ۳۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۷	فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (سورہ زمر، آیت ۴۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ مؤمن.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ الخ (سورہ مومن، آیت ۷۷)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ السجدہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَلَا تستوی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (سورہ سجدہ، آیت ۳۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ شوریٰ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ (سورہ شوری، آیت ۵)	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ (سورہ مومن، آیت ۸)
۲	اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا انْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيل (سورہ شوری، آیت ۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۳	فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ (سورہ شوری، آیت ۱۵)	قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ (سورہ شوری، آیت ۲۹)
۴	مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَه فِي حرثه (سورہ شوری، آیت ۲۰)	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا (سورہ بنی، سرائیل، آیت ۱۸)
	قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى (سورہ شوری، آیت ۲۳)	قل ما سألتكم من أجر فهو لكم (سورہ سبا، آیت ۴۴)
۵	وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ (سورہ شوری، آیت ۴۱)	وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (سورہ شوری، آیت ۴۳)
۶	فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (سورہ شوری، آیت ۴۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ زخرف.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا (سورہ زخرف، آیت ۸۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ (سورہ زخرف، آیت ۸۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ دخان.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ (سورہ دخان، آیت ۵۹)	فَاقْتُلُوا المشركين (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ جاثیہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللهِ (سورہ جاثیہ، آیت ۱۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ احقاف.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (سورہ احقاف، آیت ۳۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي (سورہ احقاف، آیت ۹)	نَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا. لِيَغْفِرَ لَكَ (سورہ فتح، آیت ۴۸)

.....سورہ محمد.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَإِمَّا مِنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً (سورہ محمد، آیت ۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ فتح.....

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

.....سورہ حجرات.....

اس سورت میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے اور نہ منسوخ۔

.....سورہ ق.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ (سورہ ق، آیت ۴۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ (سورہ ق، آیت ۴۵)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ ذاریات.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورہ ذاریت، آیت ۱۹)	نسخ بآیات زکوۃ
۲	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ (سورہ ذاریت، آیت ۵۴)	وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (سورہ ذریت، آیت ۵۵)

.....سورہ طور.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (سورہ طور، آیت ۴۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورۃ النجم.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا (سورہ نجم: ۲۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (سورہ نجم: ۳۹)	وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۲۱)

.....سورہ واقعہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ، وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (سورہ واقعہ، آیت ۱۳، ۱۴)	ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ، وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (سورہ واقعہ، آیت ۳۹، ۴۰)

.....سورہ مجادلہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ (سورہ مجادلہ، آیت ۱۲)	وَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ (سورہ مجادلہ، آیت ۱۳)

.....سورہ حشر.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ اهْلِ الْقُرٰى (سورہ حشر، آیت ۷)	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ (سورہ انفال، آیت ۱)

.....سورہ ممتحنہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	لَا يَنْهٰكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ (سورہ ممتحنہ، آیت ۸)	اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ (سورہ ممتحنہ، آیت ۹)
۳	يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ (سورہ ممتحنہ، آیت ۱۰)	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ (سورہ ممتحنہ، آیت ۱۰)
۴	وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ (سورہ ممتحنہ، آیت ۱۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ تغابن، سورہ طلاق، سورہ تحریم، سورہ ملک.....

ان سورتوں میں ناسخ اور منسوخ آیات نہیں ہیں۔

.....سورہ ن.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ (سورہ ن: ۴۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ معارج.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا (سورہ معارج، آیت ۴۳)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ مزمل.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	يَأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ (سورہ مزمل، آیت ۱تا۲)	إِلا قَلِيلا (سورہ مزمل، آیت ۳)
۲	نصفه (سورہ مزمل، آیت ۳)	او انْقُصْ مِنْهُ (سورہ مزمل، آیت ۳)
۳	ثقيلاً (سورہ مزمل، آیت ۵)	يُرِيدُ اللهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ (سورہ نساء، آیت ۲۸)
۴	وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (سورہ مزمل، آیت ۱۰)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۵	وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ (سورہ مزمل، آیت ۱۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۶	فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا (سورہ مزمل، آیت ۱۹)	وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ (سورہ انسان، آیت ۳۰)

سورہ مدثر.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا (سورہ توبہ، آیت ۱۱)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ قیامہ.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (سورہ قیامہ، آیت ۱۶)	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسى (سورہ اعلی، آیت ۶)

سورہ انسان.....

نمبر شمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنهُم أَثِما أَوْ كَفُورًا (سورہ انسان، آیت ۲۴)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)
۲	إِنَّ هَذا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلى رَبِّهِ (سورہ انسان، آیت ۱۹)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ عبس.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	كَلَّا لا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاء ذَكَرَهُ(سورہ عبس، آیت ۱۱)	وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ(سورہ انسان، آیت ۳۰)

.....سورہ طارق.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	فَمَهِّلِ الْكَفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا(سورہ طارق، آیت ۱۷)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ غاشیہ.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (سورہ غاشیہ، آیت ۲۲)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ تین.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَكِمِينَ(سورہ تین، آیت ۸)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (سورہ توبہ، آیت ۵)

.....سورہ العصر.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (سورہ عصر، آیت ۲)	إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَتِ(سورہ کھف، آیت ۱۰۷)

.....سورہ کافرون.....

نمبرشمار	آیاتِ منسوخہ	آیاتِ ناسخہ
۱	لَكُمْ دِينَكُمْ وَلِيَ دِينِ(سورہ کافرون، آیت ۶)	فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ(سورہ توبہ، آیت ۵)

نوٹ: فقیر نے نقشہ (خاکہ) میں مقدورِ بشری (انسانی طاقت کے مطابق) محنت کی ہے، غلطی کا امکان ضرور ہے۔ اگر کوئی سمجھدار، عالمِ دین اسے رسالہ ابنِ حزم کے سامنے رکھ کر نظرِ ثانی (دوبارہ جائزہ) فرمائے تو زہِ کرم (بہت مہربانی)۔ اُویسی غفرلہٗ

(باب الناسخ والمنسوخ على نظم القرآن ، ص19إلي 67، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان،الطبعة: الأولى، 1406 هـ - 1986 م)

تَوضِیح مَزِید

جیسا کہ فقیر نے نقشہ کی اِبتداء میں عرض کیا ہے کہ بعض مُفَسِّرِین نے مَجازاً عُموم سے خُصُوص (خاص) وغیرہ کو نَسخ سے تعبیر کیا ہے، اور بعض مفسرین نے اسے حقیقی نَسخ میں نہ پا کر اس کے نَسخ سے اِنکار (رد) کر دیا۔

اسی لئے عام ذِہن اس سے پریشان ہو جاتا ہے۔ اس سے پریشان ہونے کی ضَرورت نہیں، اس لئے کہ مُفَسِّرِین کا اِصطِلاحی اِختِلاف ہے، اور وہ غَیرِ مُضِر (نقصان دہ نہیں) ہے۔

فقیر چند سورتوں کی چند آیات کی تَوضِیح (وضاحت) عَرض (پیش) کرتا ہے جس سے واضح ہو گا کہ اِختِلافُ المُفَسِّرِین (مفسرین کا اختلاف) ہوا کرتا ہے۔ اس سے عوامی اَذہان (دماغ) اُلجھیں تو وہ عوام ہی ہیں، اَہلِ عِلم (علماء) کو اس سے اُلجھن نہیں ہونی چاہئے۔

سُورَۃُ البَقَرَۃ، آیت: الوَصِیَّۃُ لِلوَالِدَینِ وَالأَقرَبِینَ بِالمَعرُوفِ! [54] مَنسُوخ ہے۔ آیت مِیرَاث [55] سے جُمہُور (اکثر علماء) کا یہ قَول ہے، اور بعض فُقَہاء فرماتے ہیں کہ حدیث اَلَا لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ سے مَنسُوخ ہے۔ حضرتِ شَاہ وَلِیُ اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے فرمایا کہ آیتِ وَصِیَّت مَنسُوخ، آیتِ مِیرَاث ہی کے ذَرِیعَہ (وسیلے) سے ہے، حدیث: اَلَا لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ بَیَانِ نسخ ہے۔

آیت نمبر ۲، بعض مُفَسِّرِین کا قَول ہے کہ آیت فَمَن شَہِدَ مِنکُمُ الشَّہرَ فَلیَصُمہُ [56] سے مَنسُوخ ہے، اور بعض کا قَول یہ ہے کہ یہ مُحکَم (غیر منسوخ و مضبوط) ہے اور لفظ لَا (نفی) کی تَقدِیر کے ساتھ آیت کو شَیخ فانِی [57] (بوڑھا ضعیف) اور عَاجِز [58] (کمزور / معذور) کے حق میں لیتے ہیں۔

اور حضرت شَاہ وَلِیُ اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آیت کا ایک اور مَفہُوم (مطلب) بھی ممکن ہے، وہ یہ کہ وَعَلَی الَّذِینَ یُطِیقُونَہُ میں طَاقَتِ صَوم (روزہ رکھنے کی طاقت) کے معنی نہ لیے جائیں، بلکہ طَاقَتِ اِطعَام (کھانا کھلانے کی طاقت) مراد ہو، جس سے مقصدِ حَقّ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ کا مقصد) ادا کرنا صَدَقَۃُ الفِطر (صدقہ فطر) بیان کرنا ہے۔

روزہ کے قائم مقام اِطعَامِ طعَام (کھانا کھلانا) بیان کرنا مقصد نہیں ہے۔ تو حق تعالیٰ اس مقام پر صَدَقَۃُ الفِطر (صدقہ فطر) کے بعد حُکمِ صِیَام (روزے کا حکم) کا ذکر فرمایا، جیسا کہ آیتِ ثَانِیَہ (دوسری آیت) میں ہے، بعد میں تَکبِیرَاتِ عِیدَین (عید کی تکبیریں) کا بیان فرمایا:

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلَی مَا ہَدَاکُم وَلَعَلَّکُم تَشکُرُونَ [59]

آیت نمبر ۳، ناسخ ہے۔ آیت کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبلِکُم کے لیے، کیونکہ آیت کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبلِکُم کا مُقتَضِی (تقاضا) یہی ہے۔

جس طرح اَہلِ کِتَاب (یہود و نصاریٰ) پر سو جانے کے بعد رات کے کسی حصے میں بھی کھانا، پینا اور اپنی عَورَتوں (بیویوں) سے قُربَت (تعلق) کرنا حَرَام (منع) تھا، اسی طرح اس شَرِیعَت میں بھی۔

چنانچہ اِبتِدَاءِ اَحوَال (ابتدائی حالات) میں یہی حکم مَشرُوع (جائز) تھا، مگر بعد میں اس کی اِبَاحَت (اجازت) کا حکم آ گیا۔ اِبَاحَت (اجازت) کا حُکم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے ذریعہ بیان کر دیا گیا۔ حضرت شَاہ وَلِیُ اللّٰہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ کَمَا کُتِبَ (جس طرح لکھا گیا) میں تَشبِیہ (مشابہت) نَفسِ وُجُوب (اصل فرضیت) کے اعتبار سے ہے، نہ اس اعتبار سے کہ جَمِیعِ اَحکَامِ فَرعِیَّہ (تمام عملی احکام) اور جُزئِیَّات (جزئی تفصیلات) میں بھی اَہلِ کِتَاب (یہود و نصاریٰ) ہی کی طرح روزوں کو مُقَرَّر کیا گیا۔ تو اس صورت میں نَسخ نہ ہو گا۔ [60] یہ جو کچھ قُرآنِ کَرِیم نے آیت میں بیان کیا، وہ اس طَرِیقَہ کی تَبدِیلی ہے، جو ان کے درمیان اس حُکمِ خَاص (خاص حکم) کی مَشرُوعِیَّت سے قبل تھا، کیونکہ اس کی کوئی دَلِیل (قَطعِی) نہیں ہے کہ یہ حکم حضور عَلَیہِ السَّلَام نے ان کے لیے مَشرُوع (جائز) فرمایا تھا۔

---

54) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ،آیت ۸۰، پَارَہ ۲، رُکُوْع ۲۲، ترجمہ: اور والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کا حکم ہے۔ (ط۔ضیائی)

55. سُوْرَۃُ النِّسَاء ،آیت نمبر ۱۱

56. ترجمہ: پس تم میں سے جو رمضان کا مہینہ پالے تو اس چاہیئے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے (ط۔ضیائی)

57۔ شَیخ فانی (بوڑھا شخص): وہ جو بہت بُوڑھا ہو گیا ہو اور بڑی عُمر کا ہو۔

58۔ عَاجِز (کمزور): وہ جو کسی بیمَاری وغیرہ کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے، اور جس سے کچھ بھی نہ ہو سکے۔

59. ترجمہ: اور چاہیئے کہ اللہ کی کبرائی بیان کرو اس پر جس کی تمہیں ھدایت دی اور لا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ (ط۔ضیائی)

60. (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)۔ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص 34، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعد میں حُرمَت (ممانعت) اَکْل (کھانا) وشُرب (پینا) نَوم (نیند) آنحضرت عَلَیْہِ السَّلام کی جانب سے تھی، تو آیت کَلَامُ اللّٰہ (اللہ کا کلام) دوسری آیت کے لئے نَاسِخ (منسوخ کرنے والی) نہ ہو گی، بلکہ سُنّت کا رُخ (حکم) ہو گا کِتَابُ اللّٰہ (قرآن) کے ذریعہ۔

آیت نَمبر ۴-يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ[61] ابْنُ جَرِيْرِ الطَّبرِی (رحمۃ اللہ علیہ) کی رِوَایَت سے نَقْل (بیان) کیا گیا ہے کہ یہ آیت مَنْسُوخ ہے آیت: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ[62] سے۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ آیَتِ مَذْ کُوْرَہ (یہی آیت) تَحْرِیْمِ قِتَال (جنگ کی ممانعت) پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ جَوَازِ قِتَال (جنگ کی اجازت) آیَت (دوسری آیت) سے مَفْہُوم (اخذ کردہ) ہوتا ہے۔

در حقیقت آیت کا مَدْلُوْل (مطلب / مفہوم) مَانِعْ عَنِ الْقِتَال (جنگ سے روکنے والا) ہے، اور خَصْم (مخالف) کی دلیل تَسْلِیْم (قبول) کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ قِتَال شہر حرام (حرمت والے مہینے میں جنگ) اگرچہ بہت شَدِیْد (سخت) چیز ہے، لیکن کفر اور شرک کا فِتْنَہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لیے کفر و شرک کے بِالْمُقَابِل (مقابلے میں) قِتَال شہر حرام کی قَبَاحَت (برائی / شدت) قَابِلِ تَحَمُّل (برداشت کے قابل) ہے۔ اور چنانچہ یہ تَوْجِیْہ (تفسیر / وضاحت) سِیَاقِ کَلَام (کلام کے اگلے حصے) سے بَخُوْبِی (واضح طور پر) وَاضِح (روشن) ہے۔[63]

آیت نَمبر ۵-وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ[64] إِلَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَام (یہاں تک کہ فرمایا گیا) بِالْعُمُوْم (عموی طور پر) اَئِمَّہ تَفْسِیْر فرماتے ہیں کہ یہ آیت مَنْسُوخ ہے آیت: أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (چار ماہ اور دس دن) سے، اور آیت: مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ[65] میں وَصِیَّت کا بیان کردہ حکم آیَتِ مِیْرَاث (وراثت کی آیت) سے مَنْسُوخ ہے۔[66]

آیت نَمبر ۲-وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ[67] يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ (مَنْسُوخ ہے، آیت: لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا[68] سے۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ یہ صورت بَابِ نَسْخ سے نہیں ہے، بلکہ عَام کی تَخْصِیْص ہے۔ کیونکہ آیت ثَانِیَہ (دوسری) نے یہ چیز ظَاہِر (واضح) کر دی ہے کہ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ (دلوں کی باتیں) سے مراد غَیْرِ اخْتِیَارِی (بے اختیار) وَسَاوِس (خیالات) اور خَطَرَات (وسوسے) نہیں ہیں، بلکہ اَخْلَاق و نِفَاق (منافقت) اور وہ بَاطِنِی اَحْوَال ہیں جو اِنْسَان کی قُدْرَت (طاقت) و اختیار کے تابع ہیں۔[69]

61-ترجمہ: (وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں)، (ط۔ضیائی)

62-ترجمہ: (پس مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو) (ط۔ضیائی)

63-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص 34، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

64-ترجمہ: (اور وہ لوگ جو تم میں سے وفات پا جائیں) (ط۔ضیائی)

65-ترجمہ: (ایک سال تک فائدہ دینا، بغیر نکالے)، (ط۔ضیائی)۔

66-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص 35، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

67-ترجمہ: (اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا)، (ط۔ضیائی)

68-ترجمہ: (اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا)، (ط۔ضیائی)

69-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص 35، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

.....آلِ عِمرَان.....

آیَت کے بارے میں کہا گیا کہ یہ حکم آیت: لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا[70] سے مَنْسُوخ ہے، اور کہا گیا کہ مَنْسُوخ نہیں ہے بلکہ مُحکَم ہے۔ اور کوئی آیت بجز آیت مَذکُورَہ کے ایسی نہیں کہ جس سے دَعْوٰی نسخ صَحِیح (درست) ہو سکے۔ شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میرے نزدیک حَقَّ تُقَاتِهِ (جیسا حق ہے اس کی تقویٰ کا) شرک وکُفر (انکار) اور ان تمام امور کے متعلق ہے جن کا مَرجِع اعتِقَاد ہے۔ اور حکم اَعْمَال کے متعلق ہے، مثلاً: جو شخص وُضُو کی اسْتِطَاعَت (طاقت) و قُدرَت نہ رکھتا ہو تو تَیَمُّم کرے، یا جو شخص نَماز کھڑے ہو کر پڑھنے پر قَادِر نہیں، وہ بیٹھ کر پڑھ لے۔ یہی مضمون مابعد کی آیت: وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ[71] سے سمجھا جا رہا ہے۔[72]

.....سُوْرَةُ النِّسَاءِ.....

آیَت کے بارے میں مُفَسِّرِین کے نزدیک مَشْهُور ہے کہ آیَت مَنْسُوخ ہے۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ نَسْخ ماننا ضَرُورِي نہیں، بلکہ میرا خَیَال ہے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مِیرَاث مَوَالِي (آزاد کردہ غلام) اور اَہْلِ قَرَابَت (قریبی رشتہ داروں) کے لیے ہے، اور ہمدردی وصلہ ان لوگوں کے لیے جن کے ساتھ مُوَاخَات (بھائی چارگی) و بَھَائِي چَارَگِي کا عہد ہو چکا ہے۔ آیَت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مَنْسُوخ ہے، اور بعض مُفَسِّرِین کہتے ہیں مَنْسُوخ نہیں، البتہ بِالْعُمُوم (عام طور پر) لوگوں نے اس پر عمل کرنے کا بَرْتَاؤ (طرز عمل) کیا۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آیت مُحکَم ہے اور حکم استحبابی ہے، (کہ عام رشتہ دار جو ذَوِي الْفَرض (فرض حصے دار) اور عَصَبَات کے علاوہ تَقْسِیمِ تَرکَہ (ترکہ کی تقسیم) کے وقت حَاضِر ہوں، ان کو بھی بَطَورِ تَبَرُّع (خیرات) مُسْتَحَقِّ مِیرَاث (وراثت کے مستحق) رشتہ دار اپنے اپنے حصوں میں سے دے دیں تو اچھا ہو)۔ آیَت مَنْسُوخ ہے آیَت سُوْرَةِ النُّوْر سے۔

شَاہ وَلِيُّ اللہ صَاحِب (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ اس مَقَام پر کوئی نَسْخ نہیں ہے، بلکہ حُکْم سَابِق جو ایک غَایَت اور انتہاء کے ساتھ مُقَیَّد (مشروط) تھا، اس حکم کو اس مُنْتَہٰی (انتہا) تک پہنچا دیا گیا۔ اور آیَتِ نُور نازل ہونے پر حُضُور سَرْوَرِ عَالَم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "اے لوگو! یہ ہے وہ راستہ جس کے پیدا کرنے کا اللہ نے وَعْدَہ فرمایا تھا، بس اس کو اختیار کر لو۔"[73]

.....سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ.....

آیَت مَنْسُوخ ہے ان آیات کے ذریعہ جن میں الشَّهْرُ الْحَرَام (حرمت والا مہینہ) میں قِتَال (جنگ) کی اجازت بیان کر دی گئی۔ شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اس آیت کا ناسخ نہ ہم قُرآن میں پاتے ہیں اور نہ سُنَّةِ صَحِيحَة (صحیح سنت / مستند حدیث) میں۔

آیت کا مَفْہُوم تو یہ ہے کہ شہر حرام میں قِتَال مُحَرَّم کی برائی میں اور زَائِد (اضافی) شدت ہو جاتی ہے۔ اول تو قِتَال وخونریزی خود حَرَام، پھر یہ فعل حَرَام شہر حرام میں، حُرمَت بَالائے حُرمَت کا مِصْدَاق بن جائے گا۔ جیسا کہ حُضُورِ سَرْوَرِ عَالَم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے خُطْبَہ میں ارشاد فرمایا:

70-ترجمہ: (اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا) (ط۔ضیائی)

71- (آل عمران:102) ترجمہ: (اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو)۔ (ط۔ضیائی)

72-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ ومنسوخ کی معرفت، ص34، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

73-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ ومنسوخ کی معرفت، ص35، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

اَلَا اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا [74]

(بُخَارِي شَرِيف، صفحہ:۲۳۴،۲۳۵،باب خطبہ)

مَنْسُوخ ہے، آیت وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ(المائدۃ:49)[75] سے۔

شَاہ صَاحِب(شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میرے نزدیک ہر دو آیتوں کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کرنا پسند فرمائیں تو پھر فیصلہ کیجئے اس کے متعلق جو اللہ نے نازل کیا، اور ان کی خواہشات کی پیرَوِی نہ کیجئے۔

جس کا حَاصِل یہ ہے کہ ہم اہل ذِمَّہ (غیر مسلم شہری) کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے بَاہَمِی قضیے(معاملات) اور مُشَاجَرَات (جھگڑے) اپنے زُعَمَاء (سرداروں) کے پاس پیش کر کے فیصلہ کر لیں، لیکن اگر وہ اپنا معاملہ آپ کے پاس لائیں تو پھر اس کا فیصلہ کِتَابِ اللہ (قرآن) کے مطابق ہو گا۔

آیَتُ: أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ (المائدۃ:106) (یا دو دوسرے افراد تمہارے علاوہ) مَنْسُوخ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ظَاہِر مَفْہُوم کا اعتبار فرماتے ہیں۔ اور بعض مُفَسِّرِیْن فرماتے ہیں کہ مِنْ غَيْرِكُمْ (تمہارے علاوہ) سے مراد (آیت میں) یعنی اپنے رشتہ داروں کے علاوہ دو گواہ لے کر آؤ، ہے۔ تو اس تَقْدِیْر (مفروضے) پر گواہان غیر مسلمانان غیر قرابت داروں ہی میں سے ہوں گے، اور آیت مَنْسُوخ نہ ہو گی۔[76]

.....سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ.....

آیَتِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ (الانفال:66) مَنْسُوخ ہے بعد والی آیت سے۔

شَاہ صَاحِب(شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں میرا خیَال بھی یہی ہے کہ آیتِ سابقہ (پہلی) بعد والی آیت سے مَنْسُوخ ہے، جیسا کہ مُفَسِّرِیْن کے درمیان مَشْہُور ہے۔[77]

.....سُوْرَةُ بَرَاءَة.....

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبۃ:41) (نکلو ہلکے اور بھاری) مَنْسُوخ ہے آیت سے۔

شَاہ صَاحِب(شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ (نہیں ہے کمزوروں پر) کا مَفْہُوم، میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ تیاری اور سَامَان جس سے جہاد ممکن ہو۔ اور ثِقَالًا (بھاری بھرکم) کے معنی یہ ہیں کہ خُدَّام (نوکر) اور سواریاں، سَاز وَسَامَان کی کَثْرت کے ساتھ۔ تو اس صورت میں آیت کا نسخ نہ ہو گا۔[78]

.....سُوْرَةُ النُّوْرِ.....

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً (النور:3) (یعنی زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے) آیت مَنْسُوخ ہے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ (النور:32) سے۔

امام احمد اس کے قَائِل ماننے والے ہیں۔ دوسرے مُفَسِّرِیْن فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ زَانِي (بدکار) مرد کُفوء (برابر) مُمَاثِل (ہم پلہ)) نہیں کسی کا، بجز زانیہ (بدکار عورت) کے۔ اور وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (النور:3) (حرام کیا گیا ہے یہ مؤمنوں پر) سے تَحْرِیْم زِنَا اور شِرک کی طرف اشارہ ہے، تَحْرِیْم نِکَاح

74۔ ترجمہ: (تمہارے خون اور مال تم پر حرام ہیں، جیسے آج کے دن، اس شہر اور اس مہینے کی حرمت ہے)۔(ط۔ضیائی)

75۔ترجمہ: (اور ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کرو)، (ط۔ضیائی)

76۔(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)–از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص37، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

77۔(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)–از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص37، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

78۔(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)–از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص37، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

غرض کلام نہیں۔ تو اس طرح آیت سے مراد ایک خاص امر (خصوصی بات) ہے، اور وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ (النور:32) (نکاح کرو اپنے بیواؤں سے) عام ہے، جو خاص کے لئے نَاسِخ نہیں ہو سکتا۔

آیت کہا گیا کہ مَنْسُوخ ہے، اور کہا گیا کہ یہ حُکم مَنْسُوخ نہیں ہے۔ لیکن لوگوں نے اس پر عَمل میں سستی (کاہلی) کی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب غَیرُ مَنْسُوخ ہونے کے متعلق ہے، اور یہی رائے زیادہ اولی اور قَوِیّ (مضبوط) ہے۔[79]

.....سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ.....

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ (الأحزاب:52) (حلال نہیں ہیں تمہارے لیے عورتیں) مَنْسُوخ ہے آیت إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي (الأحزاب:50)[80] سے۔ شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ نَاسِخ مُقَدَّم ہو از رُوْءِ تِلَاوَت۔[81]

.....سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ.....

إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ (المجادلة:12) (جب تم نبی سے آہستہ بات کرو) مَنْسُوخ ہے بَعْد بعد والی آیت سے۔ شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) اسی کو اختیار فرماتے ہیں۔[82]

.....سُوْرَةُ الْمُمْتَحَنَةِ.....

فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا (الممتحنة:11)[83] بعض مُفَسِّرِیْن فرماتے ہیں کہ یہ مَنْسُوخ ہے آیاتِ قِتال وَ جِہَاد سے، اور بعض فرماتے ہیں کہ آیت غنیمت سے، اور بعض کے نزدیک یہ مُحْکَم (برقرار) ہے۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: ظاہر یہی ہے کہ آیت سابقہ منسوخ نہیں ہے، البتہ وہ حُکم مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کے غَلَبَہ وَ قُوَّت کے زمانہ میں ہے۔[84]

.....سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ.....

قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (المزمل:2) (کھڑے رہو رات کو، مگر تھوڑا سا) مَنْسُوخ ہے سورت کے آخر قرآن سے، پھر دوبارہ اس حُکم کا نَسْخ پنجگانہ نمازوں (پانچ وقت کی نمازوں) کی فَرْضِیَّت سے ہوا۔

شَاہ صَاحِب (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) اس مقام پر بھی نسخ کے قَائِل (ماننے والے) نہیں، فرماتے ہیں: قیام اور تہجد کی تاکید ہے، اس تاکید کو آخر سورت سے تبدیل کر کے محض نَدْب اور اِسْتِحْبَاب کا درجہ بَیَان و مُعَیَّن فرمایا گیا۔ خُلاصَہ یہ کہ شاہ وَلِیُّ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان مَوَاقِعِ مَذْکُوْرَہ میں سے صرف پانچ مَقَام پر نَسْخ

79-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص37، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

80-ترجمہ: ہم نے حلال کیں تمہارے لیے تمہاری بیویاں جو، (ط۔ضیائی)

81-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص38، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

82-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص38، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

83-ترجمہ: دو ان لوگوں کو، جن کی بیویاں چلی گئیں، وہی مال جو انہوں نے خرچ کیا تھا، (ط۔ضیائی)

84-(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)-از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص38، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

کے قائل ہیں، اور جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیُّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بِمُوافقتِ اِبْنِ الْعَرَبِیّ ان اِکّیس (۲۱) آیات میں نسخ کا قَول اِختیار کیا کرتے[85] اور ان اکیس آیات مَعَ مزید تحقیق و تفصیل کے لئے فقیر کا رِسالہ شَرْحُ قَصِیْدَۃِ نَسْخۃ لِلسُّیُوْطِیِّ کا مطالعہ فرمایئے۔

دَرَجَاتُ النَّسْخِ

اِمَامُ السُّیُوطِیُّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ مَنْسُوخ کِتَابُ اللہِ میں تین قِسم پر ہے۔

قسم اول: نرم حکم کو سخت کرنا، مثلاً ابتدائے اسلام میں زنا کی سزا اَحْبِسُّ فِي الْبَيْتِ إِلَى وَقْتِ الْمَوْتِ[86] تھی یا لَهُنَّ سَبِيلًا تھی، اس کے بعد حَدِّ زِنَا کی آیت نازل ہوئی۔

قِسْم ثَانی: سخت حکم کو نرم کرنا، جیسے ابتدائے اسلام میں دس کفار کے مقابلہ میں ایک مسلمان کا جانا فَرْض تھا، اگر ان کے مقابلہ سے بھاگ جاتا تو گنہگار تھا، بعد کو حکم منسوخ ہوا، جس کا بیان سورۃ انفال کی آیات میں تفصیل سے ہے۔

قِسْم سوئم (تیسری قسم): نَاسِخ اور مَنْسُوخ مُسَاوِي دَرَجَۃ (برابر مرتبہ) کے ہوں، مثلاً ابتدائے اسلام میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم تھا، بعد کو بیت اللہ کی طرف حکم صادر ہوا، جیسے قَوْلُهُ: وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرۃ:150) (اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلو)۔

قَاعِدَۃ: نسخ چار طرح کا ہوتا ہے۔

۱- نَسْخُ الْكِتَابِ بِالْكِتَابِ۔ اس کی کَثِیر مثالیں ہیں۔

۲- نَسْخُ السُّنَّةِ بِالسُّنَّةِ، كما قال عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ أَلَا فَزُورُوهَا[87]

ترجمہ: میں نے تمہیں قبور سے روکا تھا، اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

۳- نَسْخُ السُّنَّةِ بِالْكِتَابِ، جیسے بَیْتُ الْمُقَدِّس کی طرف منہ کرنے کا حکم حدیث شریف سے ثابت ہے، اس کا نَاسِخ قَوْلُ بَارِي تَعَالَى: وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرۃ:150) (اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلو) قرآن میں ہے۔

۴- نَسْخُ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ، جیسے زَانِي کی سزا حَدِیْث سے ہے، اس کی تَحْقِیق فقیر کے رِسالہ تَفْسِیْرُ آیَۃِ رَجْم میں ہے۔

فائدہ: نسخ کے قواعد و اصول کی بے خبری سے، مخالفین اسلام اور منکرینِ صحابہ کہتے ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے، بہت سی آیات اب موجود نہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور کے زمانہ اقدس میں بہت سی آیات ہم پڑھا کرتے تھے لیکن اب وہ ہمارے سامنے نہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں علامہ ابن حزم نے اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ اور امام سیوطی نے اتقان، جلد اول، صفحہ ۲۲ میں بیان فرمائی ہیں۔ انہی آیات کو لے کر عیسائی اور یہودی تَحْرِیف (تبدیلی) کا اِلْزام لگاتے ہیں۔ مندرجہ بالا قاعدہ کے ساتھ ان کے الزامات کو دُور کریں۔ ایسے ہی شیعہ کے اِعْتِرَاضَات کے جوابات بھی اسی قائدہ سے دَفْع (رد) کیے جاسکتے ہیں۔ یہ حضرات بھی اَہْلِ سُنَّت کے خلاف، آیاتِ منسوخہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ شیخین (رضی اللہ عنہما) اور امیر عثمان رضی اللہ عنہ

85- (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم)- از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فصل دوم: ناسخ و منسوخ کی معرفت، ص 38، مکتبہ برہان، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی، یونین پرنٹنگ پریس، دہلی)

86- ترجمہ: کہ موت کے وقت گھر میں قید رکھنا یا اللہ ان کے لئے کوئی دوسرا راستہ مقرر کردے۔ ۔ النساء : ۱۵۔ (ط۔ضیائی)

87- (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، الفصل الثالث: في زيارة القبور، 15/ 646، الحديث: 42555، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

نے جمع وترتیبِ قرآن کے وقت بہت سی آیات حَذف (نکال) کر دی ہیں، حالانکہ وہ آیات محذوف نہیں ہوئیں، بلکہ وہ بِقَوانینِ مَذکورَہ (مذکورہ اصولوں کے مطابق) منسوخ ہوئیں۔

.....باب دوم.....
عقلی دلائل اور اعتراضات کے جوابات

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ، جس میں اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ محمدیہ کو آسانی کے لیے حکم فرما کر خصوصیت عطا فرمائی۔

وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى جَوَازِهِ وَأَنْكَرَهُ الْيَهُودُ ظَنًّا مِنْهُمْ أَنَّهُ بَدَاءٌ كَالَّذِي يَرَى الرَّأْيَ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ[88] (اتقان)

ترجمہ: اور یقیناً تمام مسلمانوں کا اجماع (اتفاق) اور اتفاق ہے نسخ کے جواز (جائز ہونے) پر، مگر یہودیوں نے نسخ کا انکار کیا، یہ گمان (خیال) کرتے ہوئے کہ نئی رائے کا ظاہر ہونا اس طرح ہے جس طرح کہ بداء (رائے کی تبدیلی) جو رائے کی تبدیلی سے پاک پھر اُسے ظاہر کرے، یہ باطل ہے (یہود کے گمان میں اللہ کی طرف نسخ کی نسبت کرنے سے بھولنے کی قباحت (عیب) لازم آتی ہے)۔

فائدہ: بداء (رائے کی تبدیلی) رائے کی تبدیلی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے منفی بر حکمت (حکمت کے خلاف) ہے، لیکن شیعہ فرقہ میں ضروری امر ہے، اُن کو جب کسی سوال کا جواب نہیں بن پڑتا تو بداء کا۔ سہارا لیتے ہیں۔ مثلاً اُصولِ کافی میں ہے:

إن الله تبارك وتعالى قد كان وقت هذا الأمر في السبعين، فلما أن قتل الحسين صلوات الله عليه اشتد غضب الله تعالى على أهل الأرض، فأخره إلى أربعين ومائة، فحدثناكم فأذعتم الحديث فكشفتم قناع السر ولم يجعل الله له بعد ذلك وقتا عندنا[89]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ظہورِ مہدی کا وقت ۷۰ مقرر فرمایا تھا لیکن جب امام حسین شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ کا غصہ (ناراضی) اہلِ زمین پر بڑھ گیا تو ظہورِ مہدی کا وقت ٹال کر ۱۴۰ مقرر کر دیا، پھر بھی اُسے ملتوی کر کے غیر موقت (بغیر طے شدہ) وقت تک مؤخر فرما دیا۔

فائدہ: اس عبارت میں شیعہ نے بداء (رائے کی تبدیلی) کا سہارا لیا ہے، جب اہلِ سنت نے کہا کہ مہدی نے آنا تھا، وہ کیوں نہ آیا؟ تو جواب یہی دیا جو مذکور ہوا۔

خلاصہ یہ کہ شیخ اہلِ اسلام کے نزدیک جائز ہے، اس میں اللہ تعالیٰ پر کسی قسم کا اعتراض نہیں اور نہ ہی اس کی شانِ علمی (علم کی عظمت) کے خلاف ہے، وہ مالک (اختیار رکھنے والا) ہے جس طرح چاہے اپنے احکام کا اجراء (نافذ کرنا) اپنی مرضی سے فرماتا ہے۔

بعض احکام پہلے جاری کر کے بعد کو منسوخ (ختم) فرماتا ہے، ان کے بجائے دوسرے احکام لاتا ہے۔ اس سے اس کی لاعلمی (ناآگاہی) ثابت نہیں ہوتی بلکہ حکمت (دانائی) ہے۔ لیکن اہلِ کتاب بالخصوص یہود نے نسخ کا انکار کرتے ہوئے دو دلیلیں قائم کی ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر لاعلمی (ناآگاہی) کا الزام آتا ہے کہ حکم نازل کرتے وقت اُسے علم نہیں ہوتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔

۲۔ مجبور ہونا (بے بس ہونا) لازم آتا ہے، کیا وہ بندوں کی وجہ سے احکام بدلتا ہے؟ اگر اُسے قدرت (طاقت) ہے تو وہ اپنے احکام کو برقرار کیوں نہیں رکھتا؟

88- (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 67، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

89- (شرح أصول الكافي لمولي محمد صالح المازندراني، باب كراهية التوقيت، 6/ 332 دار احياء التراث العربي بيروت _ لبنان)

جواب: اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اسباب (ذریعوں) سے منسلک فرمائی ہے، اگرچہ وہ قدرتوں (طاقتوں) کا مالک ہے لیکن اپنے اکثر امور اسباب سے ظاہر فرمائے مثلاً کُنْ (ہو جا) کا مالک ہو کر زمین و آسمان کو چھ دنوں میں بنایا، جس کا ہر ایک دن ایک ہزار سال کا تھا۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ (الفرقان:59) **ترجمہ:** آسمان و زمین چھ دنوں میں بنائے۔

اور ایسے ہی انسان کی تخلیق (پیدائش) کو دیکھئے کہ

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (سورہ مؤمنون، آیت 14)

ترجمہ: پھر ہم نے اس پانی کو بوند کو خون کی پھٹک (لوتھڑا) کو گوشت کی بوٹی (ٹکڑا)۔ پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں (عظام) پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اسے اور صورت (شکل) میں اٹھان (نشوونما) دی۔ (کنزالایمان)

حالانکہ وہ اُسے صرف کُنْ (ہو جا) کہہ کر یک بارگی بنا سکتا ہے۔ ایسے ہی انسانی زندگی کے جملہ اطوار (تمام مراحل) کا حال ہے۔ ایسے ہی امتوں کے تقدُّم و تاخُّر (آگے پیچھے ہونے) کا معاملہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دور کے اَحکام کا تقاضا (مطالبہ) اور تھا، تو نوح علیہ السلام کے زمانہ کو سمجھئے۔

تو جو اُمور (باتیں) پہلی امت کے مناسب تھے، وہ دوسری امتوں کے لیے مناسب نہ تھے، اسی لئے پہلے احکام منسوخ (ختم) کر کے دوسرے جاری فرما دیے۔ اسی لئے اس سے لاعلمی (ناآگاہی) ثابت نہ ہو گی بلکہ حکمت (دانائی) ہو گی (اور کمالِ علمی (علم کی تکمیل) کی اعلیٰ دلیل کہ پہلا حکم یہ تھا اور بعد کا یوں ہے۔)

☆ایک مثال

اسے ایک مثال سے سمجھئے، نومولود (نیا پیدا ہوا) بچہ کی ماں کئی ماہ دودھ کے سوا کوئی شئے (چیز) از قسمِ غذا (کھانا) بچے کو نہیں دیتی، پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے اب دودھ چھڑا کر کوئی شئے از قسمِ نرم غذا مثلاً حلوہ (میٹھی نرم غذا) وغیرہ کھلاتی ہے، جب چند سال بڑا ہو جاتا ہے تو ثقیل اغذیہ (بھاری غذائیں) مثلاً روٹی، گوشت، سالن وغیرہ کھاتا پیتا ہے، بچے کی نشوونما (پروان چڑھنے) کے ادوار (مراحل) میں دورِ اول اور دورِ آخر کا فرق واضح ہے۔

اس سے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ ماں کو علم نہ تھا کہ بعد کو یہ بچہ گوشت و چاول اور روٹی، سالن نہیں کھائے گا بلکہ اُسے عِلْمُ الْیَقِین (یقینی علم) بلکہ حَقُّ الْیَقِین (بالکل سچا علم) ہے کہ کھائے گا اور ضرور کھائے گا، لیکن اس غذا (کھانے) کا ایک وقت ہے جو زمانہ شیر خوارگی (دودھ پینے کے دور) کے لائق نہیں۔ بِلا تَشْبِیْہ وَبِلا تَمْثِیْل (مثال دیئے بغیر اور تشبیہ کے بغیر) کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے عِلْمِ قَدِیْم (قدیم علم) میں ہر امت کے حالات واضح ہیں لیکن ہر ایک کا وقت مقرر ہے۔

☆مثالِ ثانی

طَبِیْب (حکیم) اور ڈاکٹر کے زیرِ علاج بیمار پڑا ہے، اُسے پہلے دور میں وہ دو روٹیاں کھلائے گا، جو اس کی حالت بدلنے کے بعد لائق نہ ہوں گی، جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جائے گی طبیب اور ڈاکٹر کی دوائیاں (علاج) بدلتی جائیں گی، یہاں تک کہ بیمار کی حالت جب مکمل سنبھل (ٹھیک) جائے گی، اب اس کے لیے طاقت کی دوائیں از قسمِ مَعْجُوْن (لیس دار دوا) اور مُغَذِّیات (غذائیت والی چیزیں) وغیرہ تجویز کی جائیں گی۔

اس کیفیت (حالت) کی تبدیلی سے یہ کوئی نہیں کہتا کہ طبیب اور ڈاکٹر بیمار کی حالتِ آخری سے بے خبر تھا، تبھی وہ حالتِ اول میں اور دوائی دیتا رہا اور آخر میں اور دی۔ تو بِلا تَمْثِیْل (تشبیہ کے بغیر) یہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم بیماروں کا حَکِیْمُ مُطْلَق (بالاتمام حکمت والا) ہے، وہ ہمارے عَوَارِض (عارضی حالات) سے باخبر

ہے، وہ ہمارے اَمرَاض (بیماریاں) کے علاج میں تجاویز بدلتا رہا، یہاں تک کہ انسانی دنیا زمانہ ختمِ نبوت میں پورے آن بان کے ساتھ جوش کو تک پہنچی، اسی لئے سابق کے جتنا ہی ضَعف (کمزوری) انسانیت کے مطابق علاج ہوتا رہا، وہ ختم، بلکہ وہ اَدْوِیَہ (دوائیں) اس دور میں انسانیت کے لیے مُضِر (نقصان دہ) ہوں گے، جیسے نومولود (نیاپیدا ہوا) بچے کی شیر خوارگی (دودھ پینے کی) کی غذائیں اب جوانی میں کام کی نہیں یا ابتدائی دورِ مرض کے اَدْوِیَہ (دوائیں) اب صحت میں مضر ثابت ہوں گے، ایسے ہی امت مصطفیٰ علیہ السلام کو سمجھئے کہ یہ انسانیت کی مِعْرَاج (بلندی) تک پہنچی ہے، اسی لئے اب کے لئے وہ بعض تجاویز (احکام) نامناسب ہیں جو سابقہ اُمَم (قوموں) میں رائج تھیں۔ یہود (اہلِ کتاب) کی عقلی و نقلی دلیل ہے۔

جس طرح کیمونسٹ (لادین) اور دہریہ (خدا کے منکر) اور دشمنانِ اسلام (اسلام کے مخالف) کو فقیر کی تقریر بالا مفید ثابت ہوگی، اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔ اہلِ کتاب بالخصوص یہود و نصاریٰ کو بھی کام آئے گی۔ ساتھ ہی انہیں نقلی دلائل (کتاب سے دلیل) میں سے ایک دلیل یہ سنائی جائے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بہن کے ساتھ بھائی کا نکاح جائز تھا، پھر بعد کی شریعتوں (آسمانی احکام) میں وہ حکم منسوخ (ختم) ہوگیا۔ چنانچہ اس مسئلہ کا اعتراف یہود و نصاریٰ کو بھی ہے اور ان کی تصانیف (کتابوں) میں یہ مسئلہ کثرت (زیادہ تعداد) سے مندرج ہے، مزید توضیح (وضاحت) حاضر ہے۔

تحقیق: نکاح الاَخ بالاُخت (بہن بھائی کا نکاح)۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دور کا ایک واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ. لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ. اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ. فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (المائدۃ: 27إلى 30)

ترجمہ: بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنایئے، جب کہ دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول (قبول شدہ) ہوگئی اور دوسری کی مقبول نہ ہوئی، وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا۔

اس ایک نے جواب دیا کہ خدا تو متقیوں (پرہیزگاروں) ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی (ہاتھ اٹھانا) کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں، میں تو خدائے پروردگارِ عالم (سب جہانوں کا رب) سے ڈرتا ہوں۔ میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ (قصور) اور اپنے گناہ سب اپنے سر پر رکھ لے، پھر تو دوزخیوں (جہنمیوں) میں شامل ہو جائے گا اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم (زیادتی) کرنے والوں کی۔ سوائے اس کے کہ جی نے سب کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ (تیار) کر دیا، پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑی نقصان (خسارہ) اٹھانے والوں میں شامل ہوگیا۔

☆واقعہ کا پس منظر

واقعہ کا پس منظر وہی ہے جو ہمارا موضوع ہے جسے مفسرین (تفسیر کرنے والے علماء) نے بیان فرمایا کہ حضرت بی بی حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم (پیٹ) سے ہابیل کے ساتھ لیوا پیدا ہوئی تھی اور قابیل کے ساتھ اقلیمہ۔ لہٰذا اس شریعت (آسمانی حکم) کی رو سے اقلیمہ قابیل پر حرام (ناجائز) تھی، اس پر لیوا حلال (جائز) تھی۔ مگر اقلیمہ زیادہ خوب صورت (حسین) تھی، قابیل نے اس سے ہی نکاح کرنا چاہا۔ آدم علیہ السلام نے منع فرمایا تو قابیل بولا کہ یہ آپ کی رائے ہے، رب کا

حکم نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں قربانیاں (نذریں) پیش کرو، جس کی قربانی کو آسمانی آگ جلا جائے وہ سچا ہے۔ چنانچہ قابیل نے گندم (غلہ) کا ڈھیر اور ہابیل کے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا جس کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی۔

یہ واقعہ جوازِ نکاحِ الاَخ بالاُخت (بھائی کا بہن سے نکاح جائز ہونا) کی دلیل ہے جسے اہلِ کتاب نے بھی تسلیم (مان لیا) کیا ہے۔ تو جب یہ حکم منسوخ (ختم) ہو گیا تو اہلِ کتاب کا نسخ کا انکار محض تعصب (ہٹ دھرمی) اور ضد ہے اور بس۔

☆ **لطیفہ (نکتہ)**: اہلِ کتاب نسخ کے اس لئے منکر ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اگر مان لیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور علیہ السلام کا دین، دینِ موسیٰ و عیسیٰ کا ناسخ (ختم کرنے والا) ہے۔

سوال: حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللهِ وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ كَلَامِي وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ بعضه بَعْضًا[90] (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: میرا کلام (فرمان) کلامِ اللہ کو منسوخ نہیں کرتا اور کلامِ اللہ میرے کلام کو نسخ کرتا ہے اور کلامِ اللہ کا بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

اور یہی بعض مفسرین (تفسیر کرنے والے علماء) کا مذہب بھی ہے۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ:

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ- فَقِيْلَ لَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ اِلَّا بِقُرْآنٍ-[91]

ترجمہ: تو علماء نے اختلاف (رائے کا فرق) کیا اور ایک قول یہ ہے کہ قرآن کا نسخ قرآن کے بغیر کسی چیز سے نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا: مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا (البقرۃ:106)

ترجمہ: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آئیں گے۔

اور ان کی عقلی دلیل (ذہنی دلیل) نقل فرمائی کہ وَقَالُوا: وَلَا يَكُوْنُ مِثْلَ الْقُرْآنِ وَخَيْرًا مِنْهُ اِلَّا قُرْآنٌ

یعنی سورہ مائدہ کی آیاتِ مبارکہ ۳۰ تا ۳۷ تک میں ہابیل و قابیل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ علماءِ کرام نے فرمایا کہ قرآن سے بہتر یا اس کی مثل کوئی شئے (چیز) ہو سکتی ہے تو وہ قرآن ہی ہے۔

جواب وَقِيلَ: بَلْ يُنْسَخُ الْقُرْآنُ بِالسُّنَّةِ لِأَنَّهَا أَيْضًا مِنْ عِنْدِ اللهِ

ترجمہ: اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن پاک حدیث سے بھی منسوخ (ختم) ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث کا بھی وحی (الہام) ہونا ثابت ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى (النجم:3)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش (مرضی) سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اور وصیت کی آیت اسی قسم سے قرار دی گئی ہے جو آگے آئے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ-

---

90- (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثالث، 1/ 68، الحديث 195۔(56)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

91- (الإتقان في علوم القرآن، النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه، 3/ 68، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

إِذَا كَانَتِ السُّنَّةُ بِأَمْرِ اللهِ مِنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ نَسَخَتْ[92]

ترجمہ: اور تیسری بات یہ ہے کہ اگر حدیث اللہ کے حکم کے طریق (ذریعہ) سے وحی ہو تو وہ قرآن کو منسوخ کر سکے گی، جب کہ وہ اجتہادی (رائے پر مبنی) ہو تو پھر اس صورت میں قرآن کا نسخ اس سے نہیں ہو گا۔

اس کو ابن حبیب نیشاپوری نے اپنی تفسیر (قرآن کی تشریح) میں لکھا ہے۔

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: حَيْثُ وَقَعَ نَسْخُ الْقُرْآنِ بِالسُّنَّةِ فَمَعَهَا قُرْآنٌ عَاضِدٌ لَهَا- وَحَيْثُ وَقَعَ نَسْخُ السُّنَّةِ بِالْقُرْآنِ فَمَعَهُ سُنَّةٌ عَاضِدَةٌ لَهُ-[93]

ترجمہ: شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس جگہ پر قرآن کا نسخ حدیث سے ہو گا وہاں قرآنی آیات بھی اس حدیث کی تائید (حمایت) ضرور کریں گی، اور جہاں قرآن سے حدیث کو منسوخ کیا جائے گا وہاں کوئی دوسری حدیث بھی تاریخ قرآنی کی تائید کرنے والی ضرور پائی جائے گی، تاکہ قرآن و حدیث کی موافقت (مطابقت) واضح ہو جائے۔ (الاتقان فی علوم القرآن، جلد دوم، النوع ۴۷، صفحہ ۲۱)

جلال الدین سیوطی نے اس کی تحقیق (وضاحت) علمِ اصول کی کتاب منظومہ جمع الجوامع کی شرح میں مفصل بیان فرمائی ہے۔

سوال: حکم رفع (ختم) کر کے تلاوت کو باقی رکھنے کا کیا فائدہ؟

جواب: قرآن کی تلاوت جس طرح اس سے حکم معلوم کر کے اس پر عمل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، ایسے ہی قرآن پاک کے کلامِ الٰہی ہونے کی وجہ سے اس کی تلاوت بغرض حصولِ ثواب (ثواب پانے) بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح سے اس کی تلاوت باقی رکھی گئی تاکہ ثواب حاصل کیا جا سکے۔

نسخ اکثر محض تخفیفًا (آسانی کے لئے) ہوتا ہے اور وہ انعامِ الٰہی (اللہ کا انعام) ہے کہ بندے سے مشقت (تکلیف) اٹھالی گئی، پھر اس کی تلاوت باقی رکھی گئی تاکہ انعامِ الٰہی کی یاد ہوتی رہے، یعنی بندوں کو یاد دلانا مطلوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرما کر انہیں ایسی محنتوں و مشقتوں سے بچایا۔

إِنَّ النَّسْخَ غَالِبًا يَكُوْنُ لِلتَّخْفِيْفِ فَأُبْقِيَتِ التِّلَاوَةُ تَذْكِيْرًا لِلْمُنْعِمِ وَرَفْعِ الْمَشَقَّةِ الخ-[94]

اس کا ایک نکتہ امام سیوطی، امام ابن الجوزی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اسی طریقہ سے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت گزاری (فرماں برداری) اور مزید فرمان برداری کا اظہار منظور تھا، اور دکھاتا تھا کہ کسی طرح امتِ حبیب علیہ السلام کے فدائی حضرات (قربان ہونے والے) صرف گمان (قیاس) پر، بغیر کوئی دلیل طلبی (دلیل مانگے) اور تجسس (کھوج) اور تفصیل کے، راہِ خدا میں جان نچھاور کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔

(الاتقان فی علوم القرآن، جلد دوم)

اشارہ سے مالی جانی (جان کی) قربانی پر سیدنا خلیل علیہ السلام کی طرح فوراً تیار ہو جاتے ہیں، اس میں گویا امتِ حبیبِ خدا علیہ السلام کی دوسری اُمَم (قوموں) سے فوقیت و افضلیت کا اظہار مطلوب ہے۔

92- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 68، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

93- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 68، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

94- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 78، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

سوال: شیعہ کہتے ہیں کہ اتقان میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا رہا ہے۔ ایسے ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانۂ اقدس میں سورہ احزاب کی دو سو آیات پڑھی جاتی تھیں، جس وقت حضرت عثمان نے مَصاحِف (قرآن کے نسخے) لکھوائے، اس وقت ہم نے اس سورہ سے سوائے موجودہ مقدار کے اور کچھ نہ پایا۔ ایسے ہی حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ سورۃ الاحزاب سورۃ البقرہ کے برابر تھی، ایسے ہی سیدہ عائشہ کے مَصاحِف میں تھا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الأحزاب:56) وَعَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ الأُوَلَ یہ آیت عثمان رضی اللہ عنہ کے تغیر (تبدیلی) کرنے سے پہلے تھی۔ اس طرح کی بے شمار آیات اتقان(95) میں درج کی ہیں۔

جواب: یہ تمام آیات منسوخہ ہیں۔ بعض مفسوخہ آیات یوں بھی منسوخ ہوئیں کہ حضور علیہ السلام کی زندگی مبارک میں پڑھی جاتی رہیں، آپ کے وصال سے تھوڑے عرصہ پہلے ان کے نسخ کا حکم نازل ہوا، تو بعض صحابہ کو نسخ کا علم نہ ہو سکا، اسی لیے وہ قرآن سمجھ کر پڑھتے رہے۔

جب قرآن کی جمع و ترتیب (اکٹھا اور ترتیب دینا) شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) اور عثمان غنی کے دور میں ہوئی تو صحیح صورت سامنے آگئی۔ شیعہ نے بلا تحقیق عوام کو دھوکہ دے کر سوال اٹھادیا جو سراسر غلط ہے۔ (الاتقان ،جلد دوم، صفحہ ۲۳ ،النوع ۴۷)

سوال: آیت (مذکور بالا) منسوخ ہے جیسا کہ ابن حزم میں، رسالہ ناسخ و منسوخ میں اسے منسوخ آیات میں لکھا ہے، اس کی ناسخ آیت ہے۔ یہ آیت اہلِ سنت کا ہر واعظ، ہر سٹیج (منبر) پر پڑھتا ہے لیکن اسے خبر ہی نہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

جواب: ناسخ و منسوخ اَمر و نہی (حکم اور ممانعت) میں ہوتا ہے اور یہ نہ صیغہ امر ہے نہ نہی، بلکہ جملہ خبر یہ ہے۔

☆ابن حزم کا مذہب اہلِ سنت کے خلاف ہے۔ علمِ مناظرہ کا قاعدہ یہ ہے کہ سوال میں مخالف کا حوالہ نا قابلِ قبول ہوتا ہے۔

سوال: قاعدہ (جو تم نے خود بھی لکھا ہے اور دوسرے مفسرین نے بھی کہ) جملہ خبر یہ کے نسخ میں تاویل کی جاتی ہے، یوں کہ پہلے اسے امر و نہی کے مفہوم میں لایا جائے گا، اس کے بعد اسے منسوخ قرار دیا جائے گا۔

جواب:1- قاعدہ صحیح ہے، لیکن معترض (اعتراض کرنے والے) نے شیخ کے نتیجہ کو نہیں سمجھا۔ دراصل ان کے لیے استغفار منسوخ ہے جن کے لیے استغفار ممنوع ہے، وہ ہیں منافقین و کافرین، جیسا کہ آیت ناسخہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ (التوبة:80) کی ضمیر سے ظاہر ہے۔ اگر یہ جواب نہ دیا جائے بلکہ استغفار کی مطلق نفی (بالکل انکار) کی جائے جس میں اہلِ ایمان کو شامل رکھا جائے، تو یہ روحِ اسلام (اسلام کی اصل تعلیم) کے خلاف ہے، اس لئے کہ حضور سرورِ عالم علیہ السلام نے اس آیت کے نزول کے بعد بھی بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار فرمائی، بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ اپنی امت کے لیے مزارِ اقدس میں ہر وقت استغفار فرمارہے ہیں، اور تا قیامت (قیامت تک) استغفار فرماتے رہیں گے، اور قیامت میں شفاعت کے سوا آپ کا کام یہی ہے۔ اور کام ہی نہیں ہوگا، کہ امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش مانگیں۔ اگر مخالفین کو حضور علیہ السلام کی استغفار کی ضرورت نہیں تو بے شک آیت کو عام کر کے خود کو اس میں داخل کریں، لیکن ہمیں تو آپ کی شفاعت کے سوا چارہ نہیں، اسی لئے ہم آیت میں نسخ عام نہیں مانتے، وہ نسخ خاص منافقین و کافرین کے لئے ہے اور بس۔ اور ہم تو بخشش چاہتے ہیں تو حضور علیہ السلام کی شفاعت سے اور بس۔

کسی کو ناز ہوگا عبادت کا، اطاعت کا ہمیں تو ناز ہے محمد علیہ السلام کی شفاعت کا

95- (الإتقان في علوم القرآن،النوع السابع والأربعون: في ناسخه ومنسوخه ، 3/ 82، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394 هـ/ 1947م)

جواب: 2-نسخ کی ایک قسم یہ بھی ہے، کہ شے (چیز) کی فرضیت اور وجوب منسوخ کر کے اس کا استحباب باقی رکھا جاتا ہے۔ اب مطلب یہ ہوا کہ ابتدائے اسلام میں حضور سرورِ عالم علیہ السلام کا وسیلہ جلیلہ واجب قرار دے دیا گیا۔ یہ امر چونکہ امت کے لئے شاق (بھاری) تھا، اسی لئے اس کے وجوب کو استحباب سے بدلا گیا، تاکہ تا قیامت (قیامت تک) ہر امتی اپنے گناہوں کی بخشش کے وقت حضور سرورِ عالم علیہ السلام کو وسیلہ عرض کر سکے۔

(واللہ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

هذا آخر ما رَقَمَهُ قلمُ الفَقِيرِ القادِرِی اَبِي الصَّالِحِ

مُحَمَّد فَيْض اَحْمَد الاوِيسی رِضوی غُفِرَلَهُ،

بَہاوَل پُور، ۵ شَوَّالُ المُکَرَّم ۱۳۸۵ھ